

ان تضرعوا لله ينصركم
مترجم: اگر تم اللہ کی طرف سے تضرع کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا

مجلس مرکزی حزب انصار بھیرہ و مکران
ادارہ عالیہ محمد علیہ (محمدی فوج) کا ترجمان

ان تضرعوا لله فلا غالب لكم
مترجم: اگر تم اللہ کی طرف سے تضرع کرو گے تو کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکتا

اعراض و مقصد
۱۔ ارفع اسلامی اصول کے مقت
مسلم نوجوان کی عسکری تنظیم
۲۔ تبلیغ و اشاعت و تحفظ اسلام
۳۔ احیاء و اشاعت علوم و دینیہ
تدریجہ دارالعلوم غفریہ
۴۔ اصلاح رسوم و اتباع
شریعت اسلامیہ

مسلم الاسلام

جریدہ

مدنی
ظہور احمد بکوی

شہادت چند لکھنا
سہ ماہی میں سے دور رس
عوام سے ڈیڑھ روپیہ
برادری مالک غیر سی سوا دو روپیہ
منار چیمائے اشاعت
ہر گزیری ماہ کی یکم و ۱۵ کو بھیرہ
پنجاب سے شائع ہوتا ہے
فی پرچہ ار

جلد ۱
بھیرہ پنجاب، ۱۱ محرم الحرام ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۴۰ء
منبر ۱۹

خاکسار تحریک مسلمانوں کیلئے بلائے عظیم ہے

حضرت مولانا حافظ قبلہ محمد قمر الدین صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف کا اعلان

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي لم يخلف صاحبه ولا ولداً فسيحافه
من الله انزل القرآن فذري الجميع العالمين
هدى وبشيرا لمن كان له قلب او لم يسمع و
هو شهيد على اشعوت اشعوت الخلائق منبع الحقائق
الفاثق على من ارتقى منتهى الامر لقافوا الا قدم
ورسوله المحظوم مظمره الاتم سيد العرب و
العجم الذي تنور بنوره الاقدس افاق العالم نبى
الانبياء المصطفى المحببى المفضل سبطا وسندا و
شفيعا محمد بن عبد الله الهاشمى الابطى صلوات الله
عليه وعلى آله واصحابه وسماعه غير متناهية فى كل
أن من اوان الزمان مستند خلق الخلق الى ما لا تحصى
له المالبس بعض محرز و مستون نے عزایت اللہ المشرقی کی تحریک
خاکساری کے متعلق دریافت فرمایا کہ مسلمانوں کو اس تحریک سے ہوا شرعاً
کیا حکم رکھتا ہے ان کی گرامی خدمت میں اپنے خیالات لکھا طر شرف اظہر
ایده اللہ تعالیٰ بتائیدہ الاظہر والاظہر قلمی ہے کہ اصول دین میں سے

بہت تفرقی واقفیت رکھنے والا مسلمان بھی تذکرہ مشرقی کے
ملحدانہ اور زندلقانہ کلمات کے مطالعہ کرنے سے اس تحریک و
بانی تحریک کی کہ تک پہنچ سکتا ہے اس امر کے ظاہر کرنے
کی ضرورت نہیں کہ یہ تحریک اللہ عزوجل اور اس کے محبوب
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب اللہ العزیز اور قبلہ معظم
کی عزت و عظمت جو اس گئے گزرے زمانہ میں ہے وہ بھی
نکالنے کی موثر تدبیر ہے اسکی تفصیل آئے دن علماء کرام چراغ
میں شائع فرما رہے ہیں اجار ضیاء الاسلام جو امر سر سے جاری و
کافی شرح و بسط کے ساتھ یہ فرض ادا کرنا ہے دین اسلام
جو عقائد اور اعمال کے مجموعہ و سماعت ہے جسکی جزو اعظم عقائد
سے مشرقی کی تحریک اسکی مذمت کریں گے اسے اعمال تو سنار
روڑہ باقی فراموش نوافل کے متعلق تذکرہ میں جن بدترین تجلیات کا
مظاہرہ کیا گیا ہے اظہر من الشمس جو سیاسی نقطہ نگاہ سے بھی یہ
تحریک کسی سلیم العقل آدمی کیلئے قابل قبول نہیں۔ سو جو وہ زمانہ
کے ضروریات کے مطابق نصاریٰ بہترین آلات حرب
سے مسلح ہیں اور جن کے مقابلہ میں سیلچہ بردار کسی لحاظ سے

بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ تو پھر یہ کہنا پڑتا ہے کہ
مشرقی تحریک مسلمانوں کو اجتماعی زندگی کو تباہ نہیں دے
دی بلکہ تشیت و افراد پیدا کرنے کے لئے سہلہ باقی
افتراقات میں سے یہ بھی ایک مجسمہ افتراق ہے۔ ایسی
صورت حالات میں کسی الگ پارٹی بازی کے بجائے
عباد الصالحین کی جماعت میں شامل ہو جانا فلاح دارین ہے
اور بہت حد تک مشرقی صاعب کی مسافت بھی طے ہو جاتی
ہے حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کو مسلمانوں کا سیاسی مفاد
ظاہر کیا جارہا ہے وہی چیز مسلمانوں کے لئے ابتیری اور ہمیشہ
کی غلامی میں جکڑ دینے والی بلائے عظیم ہے،
اعاذنا الله عن ذلك
۱۴ ذوالحجہ ۱۳۵۹ھ
الراقم محمد قمر الدین سجادہ نشین سیال شریف



جلسہ سالانہ حزب انصار کی خطیمہ شان الہامیہ بلینی کانفرنس ۱۵، ۱۶، ۱۷ مارچ ۱۹۴۰ء بروز جمعہ ہفتہ انوار جامع مسجد بھیرہ میں منعقد ہوگی۔

422
1232

ملاحظہ

ترک غلامیاء والی ہیں فوج محمدی کیمپ کی رنداد

روایتی کیمپ کے بعد ملک کے طول و عرض میں اس خالص اسلامی تحریک کو جس قدر پسندیدہ نگاہوں سے دیکھا گیا ہو اور جس عزت سے سچو کیمپ کے لئے قلیل مدت کے باوجود ترقی کی ہے ان حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ارکان ادارہ نے ایک حکم میں مضمون جاری کیا کہ اصلاح پنجاب میں جہاں جہاں خالص اسلامی اجتماعات ہوئے ہیں مثلاً اعراض وغیرہ پر فوج محمدی کے کیمپ لگا کر ملک کے متحدہ دار اور اسلامی ورد رکھنے والے مسرفوں و مسلمانوں کو وقت کی فوری ضرورت کی طرف متوجہ کیا جائے چنانچہ حضرت صاحبزادہ مولانا محمد زین الدین صاحب صدر انصار المسلمین موضع ترک و صاحب ناظم احتساب فوج محمدی کا ارادہ ہے کہ عیسائی خیل میں چیت کے موسم میں ایک بڑا بڑ دست میلا ہوتا ہے جسے عادل شاہ کا میلا کہا جاتا ہے وہاں عوام و خواص کا کافی سے زیادہ جھوم جھٹکا ہو اس موقع پر فوج محمدی کا ایک شاخہ کیمپ کرنا چاہیے لیکن اس علاقہ کے انصار مجاہد چونکہ اکثر و بیشتر کیمپ کے لوازمات و ضروریات میں چنداں مشاق نہیں تھے اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ آزمائشی طور پر ایک مختصر کیمپ موضع ترک میں قائم کیا جائے جس کے لئے ۲۵ جنوری کی تاریخ مقرر کر کے تمام حلقہ میں اطلاعات روانہ کر دی گئیں۔ چنانچہ حسب ہدایت ۲۵ جنوری سے ایک روز پہلے شہر کے مشرقی جانب متصل ایک وسیع قطعہ زمین تلاش کر کے کیمپ کا خاکہ و خیمہ جات نصب کر دئے گئے جس میں مسجد کا خیمہ اور قائد اعظم صاحب کا خیمہ نہایت عظیم الشان تھے باقی خیمہ جات بھی گزارہ کے لئے لگائے گئے زمین وسطیں پر پیکر کا میدان بنایا گیا اور ۲۵ جنوری کی صبح ۱۰ بجے سے باقاعدہ داخلہ شروع ہو گیا جس میں خاص شہر ترک عیسائی غیل کوٹ چاندہ اور باقی چھوٹے بڑے مواصلات کے انصار مجاہد و عہدہ اوصاف کوئی پیدل اور کوئی گاڑی کے ذریعہ سے کیمپ میں پہنچ کر داخل ہونا شروع ہو گئے معاونین کے علاوہ فیس و اخراجات کیمپ میں شامل ہوئے والے مجاہدوں کی تعداد ایک سو تیس تھی۔ ۲۵ بجے کی گاڑی پر قائد اعظم صاحب مولانا فخر الزمان مجاہد و نشین کوٹ چاندہ تشریف فرما ہوئے استقبال کے لئے باوردی مجاہد پیشکش پر پہلے موجود تھے چنانچہ نہایت شاندار طریقہ سے صاحب موصوف کو کیمپ میں لایا گیا۔ نظر کی نماز باجماعت ادا کر کے کے بعد مولانا محمد حسین شوق نے دستور العمل کے موافق چند جملے حاضرین کی خدمت میں عرض کیے جو نہایت اطمینان اور کمال رغبت سے سنے گئے بعد ازاں

ڈیوٹیاں تقسیم کی گئیں۔ اور ہر ایک شخص حسب ہدایت ایک کیمپ حکیم غلام حسین صاحب مکہ کوٹ چاندہ اپنی اپنی ذمہ داری کا پورا احساس کرتے ہوئے نہایت مستعدی سے اپنا فرض سجالانے لگا۔ عشا کی نماز کے بعد پھر ایک مولوی صاحب نے تقریر کی اور رات بھر شمال مغربی سرحد کی روایتی سردی اور کیمپ میں قزاقوں کی کی مانند سامان عیش و فراہم نہ ہونے کے باوجود انصار سپاہیوں نے نہایت استقلال اور پامردی سے پہرہ دیا۔ صبح سویرے نماز سے فارغ ہو کر ترجمہ قرآن شریف حضرت صاحبزادہ محمد زین الدین صاحب نے بیان فرمایا بعد ازاں انصار مجاہدوں کو چائے تقسیم کی گئی۔ اور ۱۰ بجے کے قریب تمام باوردی انصار کا حبش امیر العسکر حمید شاہ صاحب و امیر کیمپ حکیم غلام حسین صاحب کے زیر سرکردگی مارچ کرنا ہوا شہر کی گشت لگاتار رہا۔ تمام لوگ ساتھ ساتھ رہے بارہ بجے کے قریب مڈل اسکول کے متصل ایک میدان میں حبش مارچ کرتا ہوا پہنچا، وہاں پر جب پر وگرام مولانا محمد حسین صاحب شوق نے تمام مسلمانوں کے سامنے کیمپ کے انوار و مقاصد اور فوج محمدی کے قیام کی ضرورت پر ایک مسبوط اور جامع تقریر عرض کی اور ساتھ ہی فوج میں شمولیت کی تلقین کی۔ زوال بعد خان الداد خان میں عیسائی خیل نے مسلمانوں کو اپنے زمین دارانہ لیکن نہایت پرہیزگار نصاب سے بہرہ اندوز فرمایا اور فوج محمدی کے دائرہ کو وسیع تر بنانے پر زور دیا۔ ایک بجے کیمپ میں آکر چھبڑے کی سلامی آگائی گئی، اور مصنوعی بندھنوں کے متواتر فائروں سے فضا گونج اٹھی۔ امیر کے سامنے چند سپاہیوں کو رات کی غیر حاضری اور ایک کراسلم خانہ پر بہرہ دیتے ہوئے غفلت کے جرم میں پانچ پانچ دروں کی سزا دی گئی جس کو دیکھ کر حاضرین جن کی تعداد تقریباً دو ڈھائی سترار کے قریب تھی کے سامنے اسلامی دور کی یاد تازہ ہو گئی۔ ڈیڑھ بجے نماز ظہر باجماعت ادا کی گئی اور پھر صاحبزادہ محمد زین الدین صاحب نہایت ناظم احتساب نے خطبہ صدارت پڑھ کر لوگوں کو سنایا جو نہایت فصیح و بلیغ ہونے کے علاوہ جملہ ضروریات پر حاوی تھا۔ سامعین نہایت محظوظ ہوئے تقریر ختم ہو جانے کے بعد انصار سپاہیوں نے کیمپ سے باہر وسیع میدان میں مصنوعی جنگ کا نقشہ دکھایا جس کو دیکھنے کیلئے شہر کے مرد و عورتیں بچے بڑے ہندو مسلمان بھی لوگ جوق جوق جمع ہوئے آنکھوں کے سامنے نہایت پر لطافت نظارہ اور عجیب سماں بندھ گیا۔ اس سحر کن مظاہرہ کو دیکھتے ہوئے پچاس نئے

جوانوں نے انصار سپاہیوں میں اپنا نام درج کرایا اور ہر بجے بخیر و خوبی یہ مختصر لیکن نہایت شاندار کیمپ اختتام پذیر ہوا انصار سپاہی جو پیدل گھر جا سکتے تھے گھروں کو روانہ ہو گئے۔

تبلیغ الاسلام

امیر حزب انصار اور قائد تبلیغ فوج محمدی مولانا ظہور احمد صاحب بگڑی صوبہ لاپی کے دورہ پر روانہ ہو چکے ہیں۔ مولانا ممدوح لاہور چاندھر لدھیانہ سے ہوتے ہوئے دہلی پہنچ چکے ہیں وہاں سے کانپور لکھنؤ بریلی و سہارنپور سے ہوتے ہوئے اعلیٰ آبادہ زوری کے آخر میں بمقام بحیرہ تشریف فرما ہوئے۔ اس لئے بحیرہ ہذا کی ترتیب اچھی طرح نہیں ہو سکی۔ مولانا عبدالرحمن صاحب میاوی شاہ پور صدر خوشاب سے ہوتے ہوئے ساسی وال کے علاقہ کا تبلیغی دورہ کر رہے ہیں۔ مولانا امیر شاہ صاحب بھی لیانی کے علاقہ میں تبلیغی فرائض انجام دے رہے ہیں۔ مولانا حبیب اللہ صاحب امرتسری، مولانا عبدالحج صاحب ابوسری کی رفاقت میں خالصیت کی تردید کے لئے پنجاب کے بڑے قبیلوں میں دو ماہ تک کام کر چکے چنانچہ لدھیانہ چاندھر اور امرتسر کے مقامات میں تبلیغی فرائض انجام دیکر لاہور، گوجرانوالہ، گجرات، جہلم، راولپنڈی، ملتان، منٹگری وغیرہ کا دورہ فرماینگے جہاں انصار کے ارکان اور فوج محمدی کے سپاہی سرگرم اس وفد کا نشانہ بنائے۔ استقبال کریں اور ان کو تبلیغی۔ مولائیں ہم پہنچائیں۔

تعلیم الاسلام

مجلس مرکزی حزب انصار کی سرپرستی میں دارالعلوم عزیزیہ بحیرہ۔ مدرسہ نعمانیہ کمر و پیکار ضلع ملتان مدرسہ عربیہ اسلامیہ روار برٹن (ضلع شیخوپورہ) کے ذریعہ علوم دینیہ کا احیاء ہو رہا ہے۔ لفظ لفظ لفظ تمام مدارس کامیابی سے جاری ہیں اور مقامات پر بھی مدارس کا قیام زیر غور ہے۔

ضروری گزارش

جن حضرات کے بخیر خریداری دلی میں درج ہیں انکی مدت خریداری ختم ہو چکی ہے لیکن حضرات براہ کرم چندہ بنداری یعنی ۱۵ سال فراموش اگر خدا بخیر فرمائی ہے آئندہ خریداری کا ارادہ نہ ہو تو بذریعہ خط مطلع فرمائیں ورنہ خاموشی کی صورت میں آئندہ پرچہ بنداری فی ارسال ہوگا۔ ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۶۵، ۲۲۶۶، ۲۲۶۷، ۲۲۶۸، ۲۲۶۹، ۲۲۷۰، ۲۲۷۱، ۲۲۷۲، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴، ۲۲۷۵، ۲۲۷۶، ۲۲۷۷، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۲۲۸۰، ۲۲۸۱، ۲۲۸۲، ۲۲۸۳، ۲۲۸۴، ۲۲۸۵، ۲۲۸۶، ۲۲۸۷، ۲۲۸۸، ۲۲۸۹، ۲۲۹۰، ۲۲۹۱، ۲۲۹۲، ۲۲۹۳، ۲۲۹۴، ۲۲۹۵، ۲۲۹۶، ۲۲۹۷، ۲۲۹۸، ۲۲۹۹، ۲۳۰۰، ۲۳۰۱، ۲۳۰۲، ۲۳۰۳، ۲۳۰۴، ۲۳۰۵، ۲۳۰۶، ۲۳۰۷، ۲۳۰۸، ۲۳۰۹، ۲۳۱۰، ۲۳۱۱، ۲۳۱۲، ۲۳۱۳، ۲۳۱۴، ۲۳۱۵، ۲۳۱۶، ۲۳۱۷، ۲۳۱۸، ۲۳۱۹، ۲۳۲۰، ۲۳۲۱، ۲۳۲۲، ۲۳۲۳، ۲۳۲۴، ۲۳۲۵، ۲۳۲۶، ۲۳۲۷، ۲۳۲۸، ۲۳۲۹، ۲۳۳۰، ۲۳۳۱، ۲۳۳۲، ۲۳۳۳، ۲۳۳۴، ۲۳۳۵، ۲۳۳۶، ۲۳۳۷، ۲۳۳۸، ۲۳۳۹، ۲۳۴۰، ۲۳۴۱، ۲۳۴۲، ۲۳۴۳، ۲۳۴۴، ۲۳۴۵، ۲۳۴۶، ۲۳۴۷، ۲۳۴۸، ۲۳۴۹، ۲۳۵۰، ۲۳۵۱، ۲۳۵۲، ۲۳۵۳، ۲۳۵۴، ۲۳۵۵، ۲۳۵۶، ۲۳۵۷، ۲۳۵۸، ۲۳۵۹، ۲۳۶۰، ۲۳۶۱، ۲۳۶۲، ۲۳۶۳، ۲۳۶۴، ۲۳۶۵، ۲۳۶۶، ۲۳۶۷، ۲۳۶۸، ۲۳۶۹، ۲۳۷۰، ۲۳۷۱، ۲۳۷۲، ۲۳۷۳، ۲۳۷۴، ۲۳۷۵، ۲۳۷۶، ۲۳۷۷، ۲۳۷۸، ۲۳۷۹، ۲۳۸۰، ۲۳۸۱، ۲۳۸۲، ۲۳۸۳، ۲۳۸۴، ۲۳۸۵، ۲۳۸۶، ۲۳۸۷، ۲۳۸۸، ۲۳۸۹، ۲۳۹۰، ۲۳۹۱، ۲۳۹۲، ۲۳۹۳، ۲۳۹۴، ۲۳۹۵، ۲۳۹۶، ۲۳۹۷، ۲۳۹۸، ۲۳۹۹، ۲۴۰۰، ۲۴۰۱، ۲۴۰۲، ۲۴۰۳، ۲۴۰۴، ۲۴۰۵، ۲۴۰۶، ۲۴۰۷، ۲۴۰۸، ۲۴۰۹، ۲۴۱۰، ۲۴۱۱، ۲۴۱۲، ۲۴۱۳، ۲۴۱۴، ۲۴۱۵، ۲۴۱۶، ۲۴۱۷، ۲۴۱۸، ۲۴۱۹، ۲۴۲۰، ۲۴۲۱، ۲۴۲۲، ۲۴۲۳، ۲۴۲۴، ۲۴۲۵، ۲۴۲۶، ۲۴۲۷، ۲۴۲۸، ۲۴۲۹، ۲۴۳۰، ۲۴۳۱، ۲۴۳۲، ۲۴۳۳، ۲۴۳۴، ۲۴۳۵، ۲۴۳۶، ۲۴۳۷، ۲۴۳۸، ۲۴۳۹، ۲۴۴۰، ۲۴۴۱، ۲۴۴۲، ۲۴۴۳، ۲۴۴۴، ۲۴۴۵، ۲۴۴۶، ۲۴۴۷، ۲۴۴۸، ۲۴۴۹، ۲۴۵۰، ۲۴۵۱، ۲۴۵۲، ۲۴۵۳، ۲۴۵۴، ۲۴۵۵، ۲۴۵۶، ۲۴۵۷، ۲۴۵۸، ۲۴۵۹، ۲۴۶۰، ۲۴۶۱، ۲۴۶۲، ۲۴۶۳، ۲۴۶۴، ۲۴۶۵، ۲۴۶۶، ۲۴۶۷، ۲۴۶۸، ۲۴۶۹، ۲۴۷۰، ۲۴۷۱، ۲۴۷۲، ۲۴۷۳، ۲۴۷۴، ۲۴۷۵، ۲۴۷۶، ۲۴۷۷، ۲۴۷۸، ۲۴۷۹، ۲۴۸۰، ۲۴۸۱، ۲۴۸۲، ۲۴۸۳، ۲۴۸۴، ۲۴۸۵، ۲۴۸۶، ۲۴۸۷، ۲۴۸۸، ۲۴۸۹، ۲۴۹۰، ۲۴۹۱، ۲۴۹۲، ۲۴۹۳، ۲۴۹۴، ۲۴۹۵، ۲۴۹۶، ۲۴۹۷، ۲۴۹۸، ۲۴۹۹، ۲۵۰۰، ۲۵۰۱، ۲۵۰۲، ۲۵۰۳، ۲۵۰۴، ۲۵۰۵، ۲۵۰۶، ۲۵۰۷، ۲۵۰۸، ۲۵۰۹، ۲۵۱۰، ۲۵۱۱، ۲۵۱۲، ۲۵۱۳، ۲۵۱۴، ۲۵۱۵، ۲۵۱۶، ۲۵۱۷، ۲۵۱۸، ۲۵۱۹، ۲۵۲۰، ۲۵۲۱، ۲۵۲۲، ۲۵۲۳، ۲۵۲۴، ۲۵۲۵، ۲۵۲۶، ۲۵۲۷، ۲۵۲۸، ۲۵۲۹، ۲۵۳۰، ۲۵۳۱، ۲۵۳۲، ۲۵۳۳، ۲۵۳۴، ۲۵۳۵، ۲۵۳۶، ۲۵۳۷، ۲۵۳۸، ۲۵۳۹، ۲۵۴۰، ۲۵۴۱، ۲۵۴۲، ۲۵۴۳، ۲۵۴۴، ۲۵۴۵، ۲۵۴۶، ۲۵۴۷، ۲۵۴۸، ۲۵۴۹، ۲۵۵۰، ۲۵۵۱، ۲۵۵۲، ۲۵۵۳، ۲۵۵۴، ۲۵۵۵، ۲۵۵۶، ۲۵۵۷، ۲۵۵۸، ۲۵۵۹، ۲۵۶۰، ۲۵۶۱، ۲۵۶۲، ۲۵۶۳، ۲۵۶۴، ۲۵۶۵، ۲۵۶۶، ۲۵۶۷، ۲۵۶۸، ۲۵۶۹، ۲۵۷۰، ۲۵۷۱، ۲۵۷۲، ۲۵۷۳، ۲۵۷۴، ۲۵۷۵، ۲۵۷۶، ۲۵۷۷، ۲۵۷۸، ۲۵۷۹، ۲۵۸۰، ۲۵۸۱، ۲۵۸۲، ۲۵۸۳، ۲۵۸۴، ۲۵۸۵، ۲۵۸۶، ۲۵۸۷، ۲۵۸۸، ۲۵۸۹، ۲۵۹۰، ۲۵۹۱، ۲۵۹۲، ۲۵۹۳، ۲۵۹۴، ۲۵۹۵، ۲۵۹۶، ۲۵۹۷، ۲۵۹۸، ۲۵۹۹، ۲۶۰۰، ۲۶۰۱، ۲۶۰۲، ۲۶۰۳، ۲۶۰۴، ۲۶۰۵، ۲۶۰۶، ۲۶۰۷، ۲۶۰۸، ۲۶۰۹، ۲۶۱۰، ۲۶۱۱، ۲۶۱۲، ۲۶۱۳، ۲۶۱۴، ۲۶۱۵، ۲۶۱۶، ۲۶۱۷، ۲۶۱۸، ۲۶۱۹، ۲۶۲۰، ۲۶۲۱، ۲۶۲۲، ۲۶۲۳، ۲۶۲۴، ۲۶۲۵، ۲۶۲۶، ۲۶۲۷، ۲۶۲۸، ۲۶۲۹، ۲۶۳۰، ۲۶۳۱، ۲۶۳۲، ۲۶۳۳، ۲۶۳۴، ۲۶۳۵، ۲۶۳۶، ۲۶۳۷، ۲۶۳۸، ۲۶۳۹، ۲۶۴۰، ۲۶۴۱، ۲۶۴۲، ۲۶۴۳، ۲۶۴۴، ۲۶۴۵، ۲۶۴۶، ۲۶۴۷، ۲۶۴۸، ۲۶۴۹، ۲۶۵۰، ۲۶۵۱، ۲۶۵۲، ۲۶۵۳، ۲۶۵۴، ۲۶۵۵، ۲۶۵۶، ۲۶۵۷، ۲۶۵۸، ۲۶۵۹، ۲۶۶۰، ۲۶۶۱، ۲۶۶۲، ۲۶۶۳، ۲۶۶۴، ۲۶۶۵، ۲۶۶۶، ۲۶۶۷، ۲۶۶۸، ۲۶۶۹، ۲۶۷۰، ۲۶۷۱، ۲۶۷۲، ۲۶۷۳، ۲۶۷۴، ۲۶۷۵، ۲۶۷۶، ۲۶۷۷، ۲۶۷۸، ۲۶۷۹، ۲۶۸۰، ۲۶۸۱، ۲۶۸۲، ۲۶۸۳، ۲۶۸۴، ۲۶۸۵، ۲۶۸۶، ۲۶۸۷، ۲۶۸۸، ۲۶۸۹، ۲۶۹۰، ۲۶۹۱، ۲۶۹۲، ۲۶۹۳، ۲۶۹۴، ۲۶۹۵، ۲۶۹۶، ۲۶۹۷، ۲۶۹۸، ۲۶۹۹، ۲۷۰۰، ۲۷۰۱، ۲۷۰۲، ۲۷۰۳، ۲۷۰۴، ۲۷۰۵، ۲۷۰۶، ۲۷۰۷، ۲۷۰۸، ۲۷۰۹، ۲۷۱۰، ۲۷۱۱، ۲۷۱۲، ۲۷۱۳، ۲۷۱۴، ۲۷۱۵، ۲۷۱۶، ۲۷۱۷، ۲۷۱۸، ۲۷۱۹، ۲۷۲۰، ۲۷۲۱، ۲۷۲۲، ۲۷۲۳، ۲۷۲۴، ۲۷۲۵، ۲۷۲۶، ۲۷۲۷، ۲۷۲۸، ۲۷۲۹، ۲۷۳۰، ۲۷۳۱، ۲۷۳۲، ۲۷۳۳، ۲۷۳۴، ۲۷۳۵، ۲۷۳۶، ۲۷۳۷، ۲۷۳۸، ۲۷۳۹، ۲۷۴۰، ۲۷۴۱، ۲۷۴۲، ۲۷۴۳، ۲۷۴۴، ۲۷۴۵، ۲۷۴۶، ۲۷۴۷، ۲۷۴۸، ۲۷۴۹، ۲۷۵۰، ۲۷۵۱، ۲۷۵۲، ۲۷۵۳، ۲۷۵۴، ۲۷۵۵، ۲۷۵۶، ۲۷۵۷، ۲۷۵۸، ۲۷۵۹، ۲۷۶۰، ۲۷۶۱، ۲۷۶۲، ۲۷۶۳، ۲۷۶۴، ۲۷۶۵، ۲۷۶۶، ۲۷۶۷، ۲۷۶۸، ۲۷۶۹، ۲۷۷۰، ۲۷۷۱، ۲۷۷۲، ۲۷۷۳، ۲۷۷۴، ۲۷۷۵، ۲۷۷۶، ۲۷۷۷، ۲۷۷۸، ۲۷۷۹، ۲۷۸۰، ۲۷۸۱، ۲۷۸۲، ۲۷۸۳، ۲۷۸۴، ۲۷۸۵، ۲۷۸۶، ۲۷۸۷، ۲۷۸۸، ۲۷۸۹، ۲۷۹۰، ۲۷۹۱، ۲۷۹۲، ۲۷۹۳، ۲۷۹۴، ۲۷۹۵، ۲۷۹۶، ۲۷۹۷، ۲۷۹۸، ۲۷۹۹، ۲۸۰۰، ۲۸۰۱، ۲۸۰۲، ۲۸۰۳، ۲۸۰۴، ۲۸۰۵، ۲۸۰۶، ۲۸۰۷، ۲۸۰۸، ۲۸۰۹، ۲۸۱۰، ۲۸۱۱، ۲۸۱۲، ۲۸۱۳، ۲۸۱۴، ۲۸۱۵، ۲۸۱۶، ۲۸۱۷، ۲۸۱۸، ۲۸۱۹، ۲۸۲۰، ۲۸۲۱، ۲۸۲۲، ۲۸۲۳، ۲۸۲۴، ۲۸۲۵، ۲۸۲۶، ۲۸۲۷، ۲۸۲۸، ۲۸۲۹، ۲۸۳۰، ۲۸۳۱، ۲۸۳۲، ۲۸۳۳، ۲۸۳۴، ۲۸۳۵، ۲۸۳۶، ۲۸۳۷، ۲۸۳۸، ۲۸۳۹، ۲۸۴۰، ۲۸۴۱، ۲۸۴۲، ۲۸۴۳، ۲۸۴۴، ۲۸۴۵، ۲۸۴۶، ۲۸۴۷، ۲۸۴۸، ۲۸۴۹، ۲۸۵۰، ۲۸۵۱، ۲۸۵۲، ۲۸۵۳، ۲۸۵۴، ۲۸۵۵، ۲۸۵۶، ۲۸۵۷، ۲۸۵۸، ۲۸۵۹، ۲۸۶۰، ۲۸۶۱، ۲۸۶۲، ۲۸۶۳، ۲۸۶۴، ۲۸۶۵

ایمان و عمل

خاکساری تحریک ایک کھوٹا سا کھانڈ کا پھول ہے

(از مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کوٹلوی)

انسان کے اعضاء جسم میں سے قلب ایک بہترین عضو اور عضو سے پہلے پیدا کیا گیا ہے اس لئے یہ اشرف الاعضاء کہلاتا ہے تمام اعضاء اسی کی خوشی کے لئے کوشاں رہتے ہیں ایمان کا تعلق اسی قلب سے ہے اور عمل کا تعلق دوسرے اعضاء سے ہے جس طرح قلب دیگر اعضاء سے اشرف اور مقدم ہے۔ اسی طرح ایمان بھی عمل سے اشرف اور مقدم ہے۔

زندگی زندہ دلی کا نام ہے مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں تمام اعضاء کی زندگی زندگی میں رہتی اسی طرح جس کا ایمان ثابت نہیں اس کا کوئی عمل عمل نہیں عمل کا اعتبار ایمان سے ہے قرآن پاک نے ایمان کو عمل سے مقدم اور عمل کے لئے لازمی قرار دیا ہے چنانچہ قرآن پاک کا ارشاد ہے ہدیٰ للعتیقین الذین یؤمنون بالغیب و یقیمون الصلوٰۃ و ہما زینتہم ینفقون ہ ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا الذین امنوا و عملوا الصالحات الخ ان آیات کے علاوہ اور کئی مقامات پر بھی قرآن پاک نے عمل کے لئے پہلے ایمان ہونے کا ذکر فرمایا ہے اور اپنی منشا ہی ظاہر فرمائی ہے کہ عمل کے لئے ایمان سر حال میں مقدم ہے اور اس کے بعد نماز روزہ اور دیگر اعمال صالحہ ہیں جو لوگ ایمان لا کر عمل کرتے ہیں وہی فلاح یافتہ اور بچے ہیں اور انہیں کا عمل ان کے لئے بار آور اور مفید ہے اور جس کا ایمان نہیں اس کا ہر عمل اکارت و بے فائدہ ہے۔

مثلاً ایک خشک درخت نے جسکی جڑ موجود ہو اسے پانی اگر پانی دینگے تو آپکے عمل مفید اور بار آور ہو سکتا ہے یعنی وہ درخت آپ کے اس عمل سے سرسبز ہو جائے گا اور آپ اس کے پھولوں کی صورت میں اپنے عمل کا نتیجہ اس درخت سے پالینگے اور اگر اس خشک درخت کی جڑ موجود نہیں تو آپ بجائے پانی کے اگر اسے دودھ بھی دینگے تو بھی آپ کا عمل بار آور نہیں ہو سکتا اور آپ اپنے عمل کا کوئی پھل نہیں پال سکتے یہ کیوں؟ صرف اس لئے کہ درخت کی جڑ موجود نہیں بالکل اسی طرح ایمان کی مثال ہے اگر انسان میں ایمان موجود ہے تو اس کا نماز روزہ رکھنا وغیرہ من الاعمال اس کے لئے بار آور اور نافع ہو سکتا ہے اور اگر ایمان موجود نہیں تو چاہے وہ پانچ نمازوں کے علاوہ تہجد بھی شروع

کرو دے میزرائیوں کی طرح تبلیغ اسلام کیلئے برلن اور لندن بھی چلا جائے اور خاکساریوں کی طرح اظہار پاکیزہ اور اسلام کا جاننا بھی بن جائے (مستشرقین کی طرح) مسلمانوں کی تنظیم و عسکریت کا دم بھی بھرنے لگے۔ تو بھی اس کا عمل عمل نہیں۔ اور اس کے لئے قطعاً بار آور نہیں اور اسی کا کھٹکا نا بجز جہنم کے اور میں نہیں۔ ایک روپیہ جو بظاہر چاندی کی طرح چمکے دوسری مثال ہے۔ یہ بھی نازہ سنہ کا بادشاہ

کی تصویر بھی اس پر موجود ہے۔ گزنٹ کے اصلی روپیہ سے بھی ملتا جلتا ہے مگر بے وجہ جلی اور کھوٹا حقیقت اس میں مفقود ہو گیا سیارویہ ایک چالاک شخص خزانہ میں لجا کر ملازم خزانہ کے پیش کرتا ہے تو وہ اسکی شکل و صورت اس کے سنہ اور بادشاہ کی تصویر کو لہجہ میں دیکھتا ہے اس کی حقیقت معلوم کر لیا کہ یہ روپیہ کھرا بھی ہے یا نہیں اور اسکا باطن بھی درست ہے یا نہیں؟ اس میں سے کھرا بن کی آواز بھی آتی ہے یا نہیں چنانچہ وہ اسے کھونک بجا کر دیکھ دیکھا۔ اگر اس میں سے گزنٹ کے اصلی روپیہ کی سی آواز نکلے یہ شہادت دے کہ یہ روپیہ گزنٹ ہی کا روپیہ ہے تو وہ ملازم خزانہ اس کی ظاہری شکل و صورت اور بادشاہ کی اس تصویر ہونے سے بھی اسے دور بھینک دیکھا اور کہے گا کہ یہ روپیہ باوجود اچھی شکل و صورت کے باوجود بادشاہ کی اس تصویر ہونے کے باوجود قبول اور کھوٹا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس کا باطن درست نہیں، ملازم خزانہ کی اس عاقبت اندیشی پر اگر وہ چالاک شخص بگڑ بیٹھے، اور یوں کہنا شروع کر دے کہ اس ملازم کا مذہب ہی غلط ہے جو روپے کو کھونک بجا کر دیکھتا ہے اور اسکے اندر کی حقیقت معلوم کرنا چاہتا ہے اور اس روپیہ کی ظاہری شان و شوکت کو نہیں دیکھتا کہ کیا خوبصورت اور دیدہ زیب روپیہ ہے اس قسم کا روپیہ جو میں نے خود بنایا ہے ان ملازمین خزانہ کے فلک سے بھی نہیں اسے اسی حد میں آ کر اسے میرا روپیہ بھینک دیا ہے چلو یہ سہی اگر اس نے قبول نہیں کیا تو اور کئی لوگ موجود ہیں جو میرے اس روپے کی ظاہری شان و شوکت پر مٹ کر اسے قبول کرینگے تو فرمائیے ایسا شخص مجرم اور چالاک مجرم ہے یا نہیں؟

بالکل اسی طرح مجبورہ زمانہ میں ایک چالاک شخص اسلامی سکے کی نقل انا کر اور اسے موجودہ زمانہ کے نقش و نگار سے مزین کر کے اچھو سے نکلا ہے اس کے پاس جو سکے ہیں اس پر بظاہر

تعلیم و عسکریت کے دلکش نقش نظر آتے ہیں بادشاہ کی تصویر بظاہر لب پہ کلمہ بھی ہے چمک و بک میں بھی بڑھا ہوا ہے مگر جب یہ روپیہ خدام اسلام حضرات علماء کرام نے دیکھا تو اپنی خدا داد عقل و ذہانت سے انہوں نے اس سکے کو یعنی تحریک کی ظاہری چمک و بک کی طرف توجہ کرنے کی بجائے اسکی حقیقت معلوم کرنا چاہی چنانچہ انہوں نے اپنے شرعی معیار پر اسے جو پرکھا تو یہ چمکیلا بھڑکیلا سکے (تحریک) سر اسر کھوٹا اور اپنے کسی خاص مفید کھیلے نیا ہوا بچلا اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی گزنٹ سے اس کا کچھ تعلق ثابت نہ ہوا۔ اس میں سے کھرا بن کی آواز کی بجائے ایک اور ہی آواز نکلی۔ جسے علماء بھی سمجھے ہیں خدام اسلام حضرات علماء کرام نے اس وقت اس کھوٹے سکے کو دور بھینکے ہوئے اسکے جلی (مگر اسی) ہونے کا تہوی دیدیا مگر علامہ (رجوفن چالاک کی میں علامہ نے اپنی چوری ظاہر ہوتے دیکھ کر بجائے نادم و شرم نہ ہونے کے لئے اسے چور کو زوال کو ڈانٹے، کے مطابق تو لوی کا غلط مذہب، لیکن شروع کر دیا اور حضرات علماء کے حق میں ایسے ناشائستہ کلمات کہنے شروع کر دے کہ شرعی آدھی کی زبان پر یہ شعر جاری ہو گیا کہ شکل و صورت دیکھ لی کہ رویت دیکھ لی نام پہلے بھی سنا تھا آج صوت دیکھ لی مگر یہ بیہودہ گوئی ایک چالاک مجرم اور چور کا داویلا ہے اور بس۔

تبصری مثال آپ نے دیکھا ہوگا بعض صنائع کا غز کے پھول تیار کر کے اس کا گلہ سنہ بنا لینے میں دیکھتے ہیں وہ پھول قدرتی اور اصلی پھولوں سے بھی زیادہ چمکیے اور بھڑکیے ہوتے ہیں مگر دانا و عاقل ایسے پھول کی ظاہری نگہ پر لہجہ میں نظر کرنے میں پہلے اسے سونا گھڑ کر دیکھتے ہیں کہ اس میں خوشبو بھی ہے یا نہیں اگر اس میں خوشبو ہے تو بیشک وہ گلاب کا اصلی پھول ہے اور اگر اس میں خوشبو نہیں تو وہ گلاب کا اصلی پھول نہیں بلکہ نظر کو دھوکا دینے اور جی بہلانے کو کاغذ کا تیار کیا گیا ہے حقیقت میں کچھ نہیں اسی طرح شرعی مطہرہ کے حکم کے مطابق میں سر مل کر نیوالے کو ایمان دار و صالح ہرگز تصور نہ کر لیا چاہئے بلکہ بنظر عمیق اس کا باطن پہلے دیکھنا ہے کہ کیا اس کے دل میں بڑے ایمان بھی ہے یا نہیں؟ اس کا تنظیم و عسکریت کا دم بھر نامسلمانوں کی شرعی خانا یہ باتیں حقیقت رکھتی ہیں یا محض دھوکا دہی کے لئے ظاہر کی گئی ہیں تحریک کا یہ بظاہر خوشنما پھول جو مشرقی نے پیش کیا ہے ہمارا فرض ہے کہ پہلے اس امر کی پڑتال کریں کہ یہ پھول واقعی گلاب و اسلام کا پھول ہے یا محض کاغذ کا تیار کیا گیا ہے۔ اگر یہ پھول واقعی گلاب (اسلام) کا پھول ہے تو یقیناً اس میں سے گلاب (اسلام) کی خوشبو بھی آئے گی۔ مگر انیسویں صدی کے حضرات علماء کرام نے جبکہ اللہ نے ایک بہترین دماغ عطا فرمایا ہے اس

کاغذی پھول کو سونگھ کر دیکھا تو اس میں سے فقط کوئی گلاب (اسلام) کی خوشبو نہ آئی بلکہ یہ کاغذی پھول الحاد و رند قہ کی بدبو سے ملوث نظر آیا اسلئے علماء نے فتوے دیدیا کہ یہ لٹا ہوا خوشنما خاکسار پھول ایک چالاک نے محض دھوکہ دینے کے لئے اسلامی رنگ میں کاغذ کا تیار کر کے پیش کیا ہے یہ اسلام کا پھول ہرگز نہیں ہے سیرت نہیں ہے جمیع وہ سیرت فضول ہے جس نکل میں بو نہیں ہے وہ کاغذ کا پھول ہے

چالاک مشرق

اور دیدہ زیب ہوتی ہیں مگر حقیقت ان کی کچھ نہیں ہوتی اور دانا و عاقل ایسی اشیاء کے ظاہر پر نظر اوجہیں کرتے ہیں پہلے باطن کو دیکھتے ہیں ہر حکیمانہ والی چیز کو سونا سمجھ لیتا عقل و خرد کے خلاف نئے مگر چالاک مشرقی اس حقیقت کو خوب جانتا تھا کہ میرا مشکیدہ سکہ اور پھول سراسر کھوٹا اور کاغذ کا پھول ہے اگر لوگوں نے اسے بچانا اور سونا گھنا شروع کر دیا تو میرا بنا بنا ہوا کھیل بگڑ جائے گا اور پول کھل جائے گا۔ اس لئے چالاک مشرقی نے اپنی کتابوں میں اس امر پر زور دیا۔ کہ یہ کھرا نہیں اور خوشبو (یعنی عقیدہ) کوئی چیز ہی نہیں اور ایسی لالچینی باتیں لکھیں جن پر عوام یقین کر کے اس کے کھوٹے سکے اور کاغذی پھول کو بچانے اور سوچنے لگے کی کوشش ہی نہ کریں اور ان کی نظریں سطح ہی پر جمیں حقیقت معلوم کرنے کے وہ در پے ہی نہ ہوں۔ چنانچہ تذکرہ میں ایک حکم لکھتا ہے

۲۲ اسلام عمل اور صرف عمل ہے جو عامل ہے اس کا عقیدہ

بھی درست ہے نہیں بلکہ اس کو کسی عقیدے یا ذاتی قول کی

ضرورت ہی نہیں" (زدیابچہ اردو ص ۱۳۲)

کیسی بے تکلی باہمی ہے گویا جو بھی پھیل ہے رجا ہے کاغذی کا
ہو یا میں خوشبو ضرور ہے کیا کہنے اس علامہ بن کے ع

”گروہی ابن است اُخت بروی“ یہ اسبابِ لکل غلط ہے کہ اس
پھول میں جو دیکھنے میں پھول نظر آتا ہے خوشبودار ہے کیونکہ بعض
ایسے پھول جو کاغذ کے ہونے میں ان میں خوشبو نہیں ہوتی، بالکل
اسی طرح یہ بھی غلط ہے کہ ہر وہ شخص جو دیکھنے میں عامل نظر آتا ہے
اسکا عقیدہ بھی درست ہو کیونکہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو بظاہر عامل
نظر آتے ہیں مگر عقیدہ و ایمان ان میں نہیں پایا جاتا مثلاً میری مرانی
وفاکساری وغیرہ مگر اس محمول بات کے ہوتے ہوئے مشرقی کا یہ
لکھنا کہ جو عامل ہے اس کا عقیدہ بھی درست ہے ”صرف اس لئے
نے کہ عوام چالاک مشرقی کے اس کہنے پر ایمان لا کر ہر پھول کو
خوشبودار اور سرسک کو کھرا سمجھتے ہوئے اس کے پیش کردہ کاغذی
پھول کو خوشبودار اور کھوٹے سک کو کھرا سمجھ لیں اور پرکھنے کی ضرورت
ہی نہ سمجھیں اور اس غلط فہمی میں اس کا کھوٹا مال چلتا رہے۔ اور
پھر اسکی چالاک کی انہماک دیکھئے کہ اس نے سوچا۔ کہ اگر کسی نے
اتفاقاً میرے اس کھوٹے سکے کاغذی پھول کو پرکھ لی

اور اسے اس سکے سے کھر اپنی آواز اور اس کا غدی بھول سم
خوشبو نہ آئی تو کیا ہوگا۔ اس کا علاج یوں کیا کہ ”عامل کو کسی عقیدے
کی ضرورت ہی نہیں“ چلو چھٹی ہوئی اب جبکہ یہ کھر اپنی خوشبو عقیدہ
ایک غیر ضروری چیز قرار دیدی گئی تو کھر کون ہے جو ان کی خواہ
مخوہ جستجو کرنا بھڑے گا۔

آپچی سہرات میں یہ بات ہے + چال و فقرہ و دم و گھات ہے

نجاتِ اہلِ ایمان
عز و فرمائے مشرقی جس اسلام کو صرف

نجات ایمان
نہ سے

کیا صورت ہے؟ کیا اسے یہ کہا جائیگا کہ بھائی اگر تو اسلام میں آنا چاہتا ہے تو آج سے و اعمال اسلامیہ میں سے عمل نماز شروع کر دے یا اعمال خاکساریہ میں سے عمل پرید شروع کر دے بلجیہ اٹھانا شروع کر دے تو تو مسلمان ہے، یا اسے اسلام میں آنے کے لئے عمل سے پہلے ایمان لانے کیلئے کہا جائیگا یقیناً پہلے اسے کلمہ پڑھ کر ایمان لانے کیلئے کہا جائیگا کہ میں کلمہ پڑھ کر پہلے اپنا عقیدہ درست کرنا کہ پھر ترا عمل کرنا بھی بار آور عقیدہ ہو سکے چنانچہ پہلے اسے کلمہ پڑھا کر اسکا عقیدہ درست کیا جائیگا اور کلمہ پڑھنے سے پہلے اس نے جو عمل بھی اچھایا ہو کر کیا ہو گا۔ اس کا کچھ اعتناء نہیں رہیگا۔ ساری عمر اگر وہ برے عمل کرتا رہے گا مگر آج وہ مرتد ہو جائے اور اپنا عقیدہ بدل ڈالے تو اس کا کوئی عمل نہیں رہتا اور وہ ایک بدترین انسان ہو جاتا ہے مگر یہ انقلاب اسی عقیدہ سے واقع ہوتا ہے جسے مشرتقی ایک غیر ضروری چیز سمجھتا ہے اور جس عمل کو وہ ضروری قرار دے رہا ہے اس کا یہ حال ہے کہ عقیدہ و ایمان کے گڑھے سے اس کا کچھ اعتناء نہیں رہتا۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ مشرقی جس عقیدہ و ایمان کو غیر ضروری قرار دے رہا ہے تحقیقات میں نجات اگر ہے تو اسی عقیدہ ایمان سے فرض کیجئے وہی غیر مسلم جو کلمہ پڑھ کر ایمان لے آیا ہو وہ اتفاقاً ایمان لاتے ہی مر گیا تو اگرچہ اس نے ایمان لانیکے بعد اعمال اسلامیہ میں سے نماز ایک با بھی نہیں پڑھی اعمال ظاہر کا نہیں ہے بلکہ ایک با بھی نہیں اٹھایا۔ مگر پھر یہی وہ شخص ناجی اور نجات یافتہ ہے کیوں ؟ اس لئے کہ عمل کرنے کے لئے اس کی عمر نے اگرچہ وفا نہیں کی۔ مگر عقیدہ تو اس کا درست ہو چکا تھا۔ بالکل اسی طرح ایک شخص ساری عمر نیک عمل کرتا رہے مگر مرنے سے پہلے مشرقی پر ایمان لے آئے تو اگرچہ اس نے پہلے ایک با بھی نہیں اٹھایا مگر وہ یقیناً بے ایمان ہو کر مر اس لئے کہ عقیدہ اس کا بگڑ چکا تھا۔

باجود ان حقائق کے اگر پھر بھی شک ہو گا

خاکسار و اسوچو

لہذا ہر جے ہو گوسونکھنے کی کوشش نہ کرے تو پھر اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے ایک شخص کو لاہور

سے ممبئی جانا ہے وہ ٹکٹ خرید کر پلٹ فارم پر آیا تو اسے دو ٹرینیں نظر پڑیں ایک ٹرین تو سپر جو ممبئی کو جا رہی ہے اور دوسری فزٹیر میل ہے جو پشاور کو جانے والی ہے مسافر نے دیکھا کہ ممبئی والی سپر ٹرین ہے سر اسٹیشن پر پکڑنے والی سست رفتار، نیز اس کی گاڑیاں بھی میکی کچلی اور اسجن بھی پرانے ٹائپ کا ہے مگر فزٹیر میل سبک رفتار اور خوبصورت ہے اسجن بھی ڈل ہے۔ اب یہ الوصفت مسافر ٹکٹ ممبئی کا لئے ہوئے فزٹیر میل پر اس کی غلامی عائن پر لڑا ہو کر سوار ہو گئے میل جو چلا تو یہ خوش ہونے لگے کہ کتنی تیز دوڑا چلا جا رہا ہے مگر وہ فٹ یہ نہیں سمجھتا کہ گاڑی تیز تو چل رہی ہے مگر یہ تو دیکھو کہ جاکس طرف رہی ہے جتنی تیز بھی چلیگی اتنا ہی منزل مفقود رہیگی (سر دور کرتی چلی جائے گی۔ اگر یہ مسافر اسی سپر ٹرین پر بیٹھتا جس کا رخ ممبئی کو تھا۔ تو وہ اگر آہستہ آہستہ چلتی مگر اسے ممبئی تو پہنچا دینی بالکل اسی طرح آج ان نئی تہذیب کے شیدائیوں اور شرقی دھرم پیغمبر پاسبان ٹکٹ تو کھٹا لا الہ الا اللہ کا کعبہ کا، مدینہ کا، مگر ان کو دو ٹرینیں نظر پڑیں۔ ایک اسلامی ٹرین اور ایک تہذیب کی خاکساری ٹرین بقول مشرقی اسلامی ٹرین ان کو میلی کچلی، مسواک، استنجا، عصا و ریش، اور پرانے ٹائپ کی نظر آئی۔ اور خاکساری ٹرین بظاہر خوشنما معلوم ہوئی۔ اس مشرقی کے ارشاد سے لا الہ الا اللہ ٹکٹ لئے ہوئے کئی عقل کے دشمن اس مخالف سمت کو جانے والی گاڑی پر بیٹھ گئے اب جو یہ سگاڑی چلی تو میل کی طرح نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ سب اسلامی اسٹیشن چھوڑتی ہوئی چلنے لگی۔ اس سبک رفتار سی سے سوار رخصا کسارا خوش ہونے لگے کہ واہ۔ گاڑی خوب تیز دوڑتی ہے مگر آہ انکو یہ علم نہیں کہ یہ گاڑی جتنی تیز چلے گی سوار اتنا ہی منزل مقصود سے دور ہونا چلا جائے گا۔ اگر عقل سے کام لیکر اسی اسلامی ٹرین پر بیٹھتے تو وہ اسے کبھی منزل مقصود پر نہ پہنچا دیتی۔ مگر انفسوں ان لوگوں نے ٹرین پر بیٹھنے کی کی اور یہ نہ دیکھا کہ اسجن کس طرف لگ رہا ہے

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرافی

کیس راہ کہ تو مہروی ترکستان است

— خاکساری فتنه —

(طبع چارم صفحات ۹۲) یعنی مشرقی کے عقائد اور اسکی تحریک
 کی اصلی اور عریاں تصویر (باحوالہ) جسکے مطالعہ کے بعد کوئی
 مسلمان اس تحریک کے ساتھ وابستہ نہیں رہ سکتا۔
 قیمت ۳، خرچ محصول ار قیمت فی سینکڑہ ۱۵
 پندرہ روپے (پچاس کی قیمت آٹھ روپے علاوہ محصول ڈاک
 ملنے کا منہ) نیچر شمس الاسلام بھیرہ رنجیاب

ناصح و غیر

داعیان حق و صداقت کا شاندار کارنامہ

ظالم و جابر سلاطین کے سامنے علمائے اسلام کا اعلان حق

(سلسلہ اشاعت ۱۶ جنوری ۱۹۷۷ء)

حاکم بامر اللہ کے
فرعون بنی اسرائیل کا حکم
فرعون بنی اسرائیل کا حکم
فرعون بنی اسرائیل کا حکم

کامتعصب اور غالی رافضی اور علمائے اہلسنت کا بدترین دشمن تھا۔ فرقہ لاؤر آج تک اسے منظر خدا تسلیم کرنا ہے۔ لسم اللہ الرحمن الرحیم کے بجائے لسم اللہ الحاکم الرحمن الرحیم لکھنے کا حکم دیتا تھا۔ لوگوں سے سجدہ کرایا کرتا تھا۔ اس کے عہد میں ۳۹۳ھ میں اس کے عامل استود نے دمشق کے ایک سنی عالم کو جو مغربی کے لقب سے مشہور تھے گرفتار کیا اور انہیں گدھے پر سوار کر کے تمام شہر میں تشہیر کیا اور منادی کی گئی کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھنے والوں کو ایسی ہی سنگین سزا دی جائیگی اس تشہیر کے بعد کبریٰ کی طرح سنی عالم کو ذبح کر دیا گیا۔ ایسے ظالم اور متکبر بادشاہ کے دربار میں ایک دفعہ ایک خوشامدی حاشیہ نشین نے قرآن پاک کی آیت **فَلَا وَرَدَکَ لَآ فِیْہِمْ نَارٌ حَتّٰی یُحْکَمُوْکَ فِیْہَا** **تَنْجِیْہُ بِنَفْسِہُمْ ثُمَّ لَا یُجِدُوْا فِیْہِ اَنْفُسَہُمْ حَآجًا فَمَا قَضَیْتِ** **وَلَسِیْلُمُوْا تَنْجِیْہَا ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَیْہِمْ** تو اسے محبوب ہمارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوئے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں نہیں جاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ حکم فرماؤ اپنے دلوں میں اس سو کاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔ پڑھی اور اس آیت پر پڑھنے والا حاکم کی طرف اشارہ کرنا جانا تھا جب وہ آیت پڑھ چکا تو ایک حق پرست عالم جو ابن شجر کے نام سے مشہور تھے کھڑے ہو گئے اور آپ نے حسب ذیل آیت پڑھی۔

ان الدین تدعون من دون الله لیخلفوا
ذبابا ولواجتمعوا له وان یسلبهم الذباب شیتا
لا یتنقذ ولا منه ینقذ الطالب والمطلوب
ما قدره الله حق قدره ان الله لقوی عزیز
ترجمہ وہ جنہیں اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ایک مکھی نہ بنا
سکے۔ اگرچہ سب اس پر اکٹھے ہو جائیں۔ اور اگر مکھی ان کو
کچھ چھین کر لے جائے تو اس سے چھپتا نہ سکیں، کتنا کمزور
چاہنے والا اور وہ جس کو چاہا۔ اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہے
تھی۔ بیشک اللہ قوت والا غالب ہے (الحج ۱۷)۔
یہ منکر حاکم کا چہرہ متغیر ہو گیا اور ابن حجر کو سوز دینا انعام
دینے کا حکم دیا۔ اور خوشامدی کو انعام سے محروم رکھا بعد ازاں
ابن شجر مصر سے روانہ ہو گئے تاکہ بعد ازاں حاکم کی ایذا رسانی
سے محفوظ رہ سکیں۔

حجاب طلب اور کیلئے واپسی کا رڈ یا ٹکٹ سنا چاہئے
(رہنما)

کے نام سے ایجاد کیا۔ علمائے اسلام کو دور اکبریٰ میں طرح طرح کے مظالم کا سامنا کرنا پڑا حق گو علماء قید و بند اور طرح طرح کی اذیتوں کا نشانہ بنے۔

ایک دفعہ اکبر نے اپنے ایک سردار قطب الدین خان اور شہناز خان کو دین الہی اختیار کرنے کا حکم دیا۔ مگر انہوں نے اسلام کی اطاعت سے انحراف گوارا نہ کیا۔ قطب الدین خان نے کہا کہ دوسرے ملکوں کے بادشاہ مثلاً سلطان مغیرہ جو دین اسلام کے عاشق و زاریں یہ باتیں سنیں تو کیا کہیں گے۔ اکبر کہنے لگا کہ تو سلطان روم کا نمائندہ بن کر اس کی طرف سے ہمیں دھمکی دیتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تم یہاں سے جا کر سلطان کے پاس کوئی عہدہ حاصل کر لو گے۔ اگر یہ خیال ہے تو یہاں سے چلے جاؤ۔ اس کے بعد سیر بر نے مذہب حقہ اسلام کے خلاف دیدہ و بینی سے کام لیا اور علانیہ مسلمانوں کو گالیاں دینے لگا۔ اس پر شہناز خان کی رگ حمیت و غیرت خوش میں آئی۔ اور اس نے بھرے دربار میں اکبر کے سامنے اکبر کے مذہب خاص سیر بر کو ڈانٹ کر کہا۔ اے کافر ملعون! تو بھی اسلام کو ملعون کرنے کا منہ رکھتا ہے۔ اچھا ہم تجھ سے سمجھ لیتے۔ دربار میں لچل چل گئی۔ اور دونوں سردار دربار سے چلے گئے۔ اور بعد ازاں ہمیشہ اکبر کے دربار سے دور رہے۔ آخری عمر میں اکبر کا الحاد و زور دین پر تھا۔ مذہب اسلام سے اس کی عداوت زیادہ ہوتی گئی۔ اسلام قتلنامہ اسلام کے ساتھ شتم و استہزائے کرنے والوں کو اس کے دربار میں تقریب حاصل تھا۔ والفضل کے متوسلین میں سے ایک شخص ملا احمد برسر دربار صحابہ کرام کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ اس کے سب و شتم سے برہم ہو کر ایک غیور سردار میرزا فولاد بیگ برلاس نے اس کو قتل کر دیا۔ علامہ عبدالباقی لکھتے ہیں۔ کہ ملا مذکور کئی دن تک حالت نزاع میں دم توڑتا رہا۔ اس اثناء میں اس کا چہرہ مسخ ہو کر سٹور کی شکل میں تبدیل ہو گیا۔ بہت لوگوں نے اس کو اس حالت میں دیکھا۔ علامہ موصوف لکھتے ہیں کہ میں نے خود اپنی آنکھ سے اس کو خنزیر کی شکل میں دیکھا۔ اس کے قتل کی دونائیں لکھی گئیں۔ ان رے خنزیر فولاد اور خوک سقری۔ والفضل نے اس کی قبر پر محافظ مقرر کر دئے مگر مسلمانان لاہور نے اس کے ناپاک جسم کو قبر سے نکال کر آگ میں جلا دیا۔ بعد ازاں لعلی اکبر نے میرزا فولاد کو باغی کے پاؤں سے نہ مٹا کر عام شہادت پلائی۔ مرزا میرزا داکھ دیش زندہ تشریف۔ ثبت است برجیہ عالم دہام

مہاراجہ رنجیت سنگھ اور خواجہ سیالوی

اسلامی حکومت کے زوال کے بعد سکھوں نے پنجاب کی عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لیکر مسلمانوں پر جس قدر مظالم کئے ان کی یاد ابھی تک ضعیف العمر انسانوں کے دلوں سے محو نہیں ہوئی۔ سکھوں کے چند روزہ دور حکومت کو ”سکھا شاہی“ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، مہاراجہ رنجیت سنگھ نے پنجاب کے علاقوں کو فتح کر کے صوبہ سرحد پر چڑھائی کی۔ امیر دوست محمد خان والی کابل کی افواج کو اپنے افسروں کی حماقت و بیرونی کی بنا پر پیچھے ہٹنا پڑا۔ انہیں ایام میں حضرت قطب الاقطاب خواجہ شمس العارفین سیالوی قدس سرہ العزیز طلب علم کے لئے عازم کابل ہوئے۔ مگر بد اسنی او جنگ کے شعلوں کی بنا پر واپسی پر مجبور ہوئے راستہ میں سکھوں کی فوج نے اسلامی حاموس سمجھ کر گرفتار کر لیا۔ اسیری کی حالت میں آپ کو رنجیت سنگھ کے فوجی دربار میں پیش کیا گیا۔ موت سامنے نظر آرہی تھی سکھوں کی سزا دہی کے خوفناک طریقے موجود تھے۔ سکھوں کے ہاتھ سے نجات پانا دشوار و محال نظر آ رہا تھا۔ مگر اللہ کا یہ شیر سرگز نہ گھبرا یا۔ اور رنجیت سنگھ کے سوالات کا جواب اس بے خوفی اور صفائی سے دیا کہ حاضرین دربار حیران رہ گئے۔ رنجیت سنگھ نے دریافت کیا کہ اسلامی افواج کی اخلاقی حالت کیسی ہے اور ان کے عزائم کیا ہیں حضرت مرحوم نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ ”فوج کے سپاہیوں کی دلیری و جرات قابل تحسین ہیں۔ اور اگر مجھے اس فوج کی کمان حاصل ہو سکے تو سکھوں کے ظلم سے پنجاب کو آزاد کر سکتا ہوں۔ اور ایک ہفتہ کے اندر لاہور فتح کر کے وہاں اسلامی پرچم لہرانے کا آمز و مند ہوں۔“ اور ان ظلم میں ایک قیدی کا اعلان حق سکھ سرداروں کو غضبناک بنانے کے لئے کافی تھا۔ مگر رنجیت سنگھ کے دل پر اس اس شیرازی حق پرستی کا گہرا اثر ہوا۔ اور اس نے زبان پنجابی ”ایسہ اللہ کوک معلوم ہوندا ہے“ لکھ کر بائی کا حکم دے دیا۔

اکبر اعظم کے دربار میں حق گوئی کا صلہ

سلاطین مغلیہ میں سے اکبر نے والفضل و فیضی جیسے لمحدوں کے ذریعہ اثر احکام اسلام سے روگردانی اختیار کی۔ اور ایک نیا مذہب ”دین الہی اکبر شاہی“

حقانیت تصوف

از افادات استاد الاطباء قدوة العلماء حضرت مولانا حافظ حاجی حکیم مولوی عبدالرسول صاحب کلاں نقشبندی مجددی ساکن کبیر باجھیل و ضلع شہانہ پرمیضف تازیانہ نقشبندیہ و اسرار الصوفیہ ذوالنوار مرتضوی و نور الہدی و غیرہ مستفیدہ و مرتبہ حکیم حافظ محمد سریر صاحب خلف الصدق حکیم صاحب صوفیہ متیم صدر شاہ پورہ

استفادہ سوال عرض کی گئی کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تصوف کوئی ضروری امر اسلام میں نہیں ہے بلکہ بدعت و بعض معمولات بزرگان کو شرک سے تعبیر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام و شریعت قرآن کریم اور حدیث شریف میں بند ہے اور وہ صرف احکام شرعی اور اوامر و نواہی میں تصوف و غیرہ مختصرات صوفیہ میں ان کا کوئی اصل قرآن و حدیث شریف میں نہیں۔

افادہ (جواب) فرمایا کہ ایسے لوگ کم علم اور جاہل ہوتے ہیں۔ ان میں سبب حسد و بغض بزرگان دین و غل و غلو مہینہ فی القلوب مادہ تحقیق و حق بینی پیدا نہیں ہوتا۔ ان کا بغض صاحبین کے ساتھ جو نعم علیہم کا چوتھا گروہ ہے بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ صاحبین اور ائمہ مجتہدین کے ساتھ ان کا ایسا بغض ہوتا ہے جیسا روافض کا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ۔ اور حبیبیہ کہ خوارج کا حضرت شاہ علی کرم الدین و حمید اور ان کی اولاد کے ساتھ۔ اسی واسطے علامہ شامی ابن عابدین نے ایسے اشخاص کو کتاب الاذیاب میں الخوارج کہا ہے انہی باتوں کی طرف ہرگز التفات نہیں کرنی چاہیے اور ان کا اختلاط مضر ہوتا ہے۔

دین حق، یعنی دین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو مجموعہ اور خلاصہ ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کے ادیان کا اور جس کو اللہ تعالیٰ نے نہایت مکمل کر دیا ہے جیسا کہ فرمایا ۲ یوسف ۱۱ کہ اکلالت لکرم و یتکم و اتعمت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا اس کے تین حصے ہیں، ایمان یعنی اعتقادات اور ہی مسائل علم کلام کے ہیں اسلام یعنی اعمال و احکام شرعیہ فرعیہ جنکی مکمل اور تفصیلی بحث علم فقہ میں ہے احسان جو اشارہ و طرف علیہ کفر تعالیٰ ربنا اغفر لنا و لاخواننا الذین سبقونا بالايمان و لا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رب رؤوف الرحیم پارہ ۲۸ سورہ حشر ۱۲

عہ جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے ہوا الذی ارسل رسوله بالہدی و دین الحق لیظہر علی الدین کلہ الی آخر الایتہ پارہ ۲۶ سورہ فتح ۱۳

اصول تصوف کے جسکی بنیاد تصفیہ و اطمینان قلب و تزکیہ نفس پر ہے ان تینوں کا سوال حضرت جبریل علیہ السلام نے سر و کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا اور حضور نے ہر سہ کا جواب ارشاد فرمایا جس کا بیان حدیث عمر رضی اللہ عنہ میں ہے جو کتاب الایمان مشکوٰۃ شریف کی پہلی حدیث ہے اور جس کا نام حدیث جبریل و ام الحدیث و ام الجوامع ہے اسی واسطے بزرگان دین نے فرمایا ہے کہ عالم بے اخلاص و بے تصوف کے فاسق ہو جائے کا خطرہ ہے اور صوفی بے علم کے زندق ہو جائے کا خوف ہوتا ہے فرمایا ہے امام مالک رضی اللہ عنہ نے من تصوف ولا یقنہ فقد تزندق و من فقه و لم یتصوف فقد تفسق و من جمع بینهما فقد تحقق عالم بے تصوف کے فاسق ہو جانے کا خطرہ اس واسطے ہوتا ہے کہ وہ سوائے تصفیہ قلب کے خصال زدیلہ اور وساوس شیطانیہ اور وساوس نفسانیہ سے نہیں بچ سکتا اور سوائے تزکیہ نفس کے جس کا ارشاد آیت کریمہ قد افلح من ذکرہا و قد خاب من دسہا میں بے نفس کی مالگی و سوچات نہیں پاسکتا۔ کیونکہ وہ حسب ارشاد الہی ان النفس الامارۃ بالسوء ہمیشہ برائی کی طرف کھینچتا ہے اور ان دونوں کا علاج احسان اور تصوف میں ہے جسکی مدار ذکر الہی اور مجاہدات شافہ اور ریاضات مشروعہ اور صحبت شیخ کامل مکمل پر ہے جس سے توجہ الی اللہ پیدا ہو جاتی ہے اور از الغفلت کامل طور پر ہو جاتا ہے

لے عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال یتحقق حد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذا طلع علينا قبل شہید باض الشیاب شدید سواد الشعر لایری علیہ اثر السفر ولا فیہ منا احد حتی حلبس الی البنی صلی اللہ علیہ وسلم فاستد رکبیتہ الی ركبیتہ و وضع کیفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشہد ان لا اله الا الله و ان محمد رسول الله و تقیم الصلوٰۃ و تاتی الزکوٰۃ و تصوم رمضان و تتج بیت ان استطعت الیسبیل قال صدقت فہیئ لیسالہ و لیصد قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن بالله و ملکک و کتبہ و رسلہ و الیوم الآخر و تؤمن بالقدر خیرہ و شرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد الله کانک نراہ فان لم تکن نراہ فانه یراک الے آخر الحدیث مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان ۱۲

کے سورہ الشمس و صفا پارہ عم تیا لون ۱۲
کے سورہ یوسف پارہ ۱۳

قواعد ذکر الہی موافق سنت مننیہ و اصول تبتل صوفیہ کرام اہل علم کامل طور پر باہام الہی ارشاد فرماتے ہیں جس سے تصفیہ قلب و تزکیہ نفس بوجہ اتم ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے الا فیکر الله تطمئن القلوب و النفس امار کی چھوڑ کر مطمئن ہو جاتا ہے جس کو آخر جناب الہی سے خطاب ہوتا ہے یا الیہا النفس المطمئنة الرجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلنی فی عبادک و ادخلنی جنتک اوصوفی بے علم کے گمراہ اور زندق ہو جانے کا خطرہ اس واسطے ہوتا ہے کہ وہ سوائے علم کے عبادات اور ریاضات میں فرائض اور ضروریات کی رعایت نہ کر سکیگا۔ اور اوامر و نواہی کا علم نہ ہونے کے سبب سے اوامر کو پوری طرح پروا نہ کر سکے گا۔ مجاہدہ اور ریاضت سے کچھ صفائی دیکھ سکیگا۔ تو اس کو کمال سمجھ کر اپنے کامل ہونے کا غرور اس کے دماغ میں سما جائیگا۔ اور از کتاب مناجی اور اخراجات عن الشریعہ کی کچھ پروا نہ کرے گا۔ پس وہ گمراہ ہو جائے گا۔ حبیبیہ کہ آجکل جاہل صوفیوں میں عام گمراہی دیکھی جاتی ہے

الحاصل ان تینوں یعنی ایمان اسلام احسان میں اکمال دین کے لئے لازم ہے اس حیثیت سے کہ کوئی ان میں سے سوائے دوسرے کے نہ متصور ہو سکتا ہے اور نہ تمام ہو سکتا ہے مگر ساتھ دوسرے کے پس کمال تصوف سوائے فقہ کے متصور نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ احکام الہی سوائے فقہ کے نہیں پہنچانے جاتے اور فقہ نہیں تمام ہوتی سوائے تصوف کے کیونکہ عمل سوائے صدق توجہ کے سرگزشت تقسیم نہیں ہوتا۔ اور یہ دونوں نہیں صحیح ہوتے سوائے ایمان کے جیسا کہ روح اور جسد نہیں متحقق ہوتا ایک ان میں سے سوائے دوسرے کے۔

استفادہ (سوال) عرض کی گئی کہ جناب سلوک اور تصوف کا اصل مقصد کیا ہوتا ہے۔

افادہ (جواب) فرمایا کہ تزکیہ و تصفیہ نفس و قلب و لطائف نفس توجہ تام الی اللہ و از الغفلت و صفات زدیلہ تا کہ حضور کامل و آشکای دامن اور وصول الی اللہ بوجہ اتم حاصل ہو اور عبادات میں بسبب کمال احسان ان تعبد ربک کانت توالا و جہا نا طاری ہو اور مراتب قرب حسب ارشاد الہی صحبت اقرسبت اطمینان نفس اطمینان قلب و غیرہ منکشف ہو کر انکی کیفیت و جہا نا معلوم ہوں اور ان میں تمیز ہو سکے جیسا کہ دودھ پینے والا اور شراب پینے والا اون کے سونے اور ذوق کو جہا نا معلوم کرنا سے تا کہ قرآن کریم کی پوری تصدیق ہو اور فقہ کیم میں فانی کی کوبت آجائے۔ اسی طرح حقان کعبتہ اللہ و قرآن کریم و انبیاء کرام

عہ سورہ رد پارہ عہ سورہ الفجر پارہ عم تیا لون
عہ سورہ حجرات پارہ ۲۶

والیاء اللہ صلیکے متکشف ہوں اور وجدنا سمجھیں آئیں کہ نیک
یہ سب شعائر اللہ ہیں اور ان کی تعظیم حسب ارشاد الہی و عن
یعظم شعائر اللہ فانہما من تقوی القلوب لازمی ہے
عرض (سوال) ایک دفعہ عرض کی گئی کہ جناب لطائف
کتنے ہیں ان کے مقام کہاں کہاں ہیں اور ان کا تصفیہ و
تزکیہ کس طرح ہوتا ہے اور ان کے تصفیہ و تزکیہ کے بعد
سماحہ ختم ہو جاتا ہے یا نہیں افادہ فرمایا کہ حسب تحقیق
حضرت امام ربانی غوث صمدانی مجدد الف ثانی حضرت خواجہ
شیخ احمد فاروقی سرمنہی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ انسان
اشیائے عشرہ سے مرکب ہے جن میں سے چار عالم خلق
سے ہیں اور وہ عناصر اربعہ ہیں خاک، آب، ہوا، آگ اور
پانچ عالم امر سے جو فوق العرش ہے اور وہ لطائف خمسہ
ہیں۔ اول قلب جس کا مقام لپٹان چپ کے نیچے ہے جہاں
مضغہ قلب کی حرکت محسوس ہوتی ہے دوم روح جس کا مقام
زیر لپٹان راست سے سووم سر جس کا مقام لپٹان چپ
کے اندرون طرف ہے پچم اخفی جس کا مقام وسط سینہ سرد
لپٹان کے درمیان واقع ہے سرد و عالم خلق و امر کا بیان آیہ
کریمہ اَلَا لَہُ الْخَلْقِ وَالْآخِیْہِ ہے لطائف ثلثہ کا بیان
لجلیہ السعی و اخفی میں ہے۔ باقی قلب روح نفس کے
آیات علیہ علیہ علیہ میں جو مضمون مذاہب بیان ہوتے جاتے
ہیں۔ لطائف خمسہ کے عناصر پر فائز ہونے سے نفس پیدا
ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ آگ کے پانی کے قریب ہونے اور اثر
ذات سے سلیم پیدا ہوتا ہے اور اس کا مقام حسب تحقیقات
حضرت مجدد علیہ الرحمۃ پیشانی ہے اس میں بعد شعور امار کی
پیدا ہوتی ہے اور وہ برائی کی طرف کھینچتا ہے اسی واسطے
اوسکا تزکیہ ضروری ہوتا ہے اور اس کا تزکیہ سوائے تصفیہ
لطائف مشکل ہوتا ہے۔ لطائف میں بھی اختلاط شہوات اور
ازکاب معاصی اور اغوائے شیطانی سے کدورت آجاتی
ہے۔ اسی واسطے اول مشائخ مجددیہ رضوان اللہ تعالیٰ
علیہم اجمعین سالک کو ذکر اسم ذات اور نفی اثبات لالہ
الا اللہ بحیال لطائف پر تعلقین کرتے ہیں بعد ازاں ہر ایک
لطیفہ پر یکے بعد دیگرے توجہات کرتے ہیں اور ذکر اسم
ذات ہر ایک لطیفہ پر یکے بعد دیگرے بکثرت کرنے کا
ارشاد فرماتے ہیں جب لطائف عشرہ کا تزکیہ و تصفیہ ہو
جاتا ہے۔ بعد ازاں مراقبات بخرض از دیا و قرب الہی
تفصیلی طور پر ارشاد فرما کر بطور اسباق سمجھاتے ہیں اور ان
پر توجہات کرتے ہیں ہر ایک مراقبہ کی نیت علیہ اسکے
۱۔ سورہ الحج پارہ ۱۷ ۲۔ سورہ اعراف پارہ ۱۷
۳۔ سورہ طہ پارہ ۱۷

مطابق ہوتی ہے جبکی تفصیل کتب مشائخ مجددیہ میں مرقوم
ہے۔ حضرت مولانا شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
رسالہ الصیاح الطرفین میں سلوک مجددی کو مفصل طور پر تحریر
فرمایا ہے ایک محل تحریر حضرت صاحب بریلوی رحمۃ اللہ
تعالیٰ کی احقر نے بھی انوار نقوی میں درج کی ہے۔
عرض (سوال) امراض قلب وغیرہ کا ذکر اور ان کے ازالہ
کی ضرورت قرآن کریم اور حدیث شریف سے بھی ثابت ہے
یا صوفیائے کرام کا اختراع ہے
افادہ جواب) امور مذکور قرآن کریم اور حدیث مبارک سے
صریح طور پر ثابت ہیں۔ اللہ تعالیٰ منافقوں کے حق میں
فرماتا ہے۔ فِی قُلُوبِہِمْ مَّرَضٌ فَزَادَہُمُ اللہُ مَرَضًا
الْاٰیۃ، قُبَاوۃ قُلُوبِہِمْ کا ذکر بت سی آیات میں ہے فوہیل
لِلْقَاسِیۃ قُلُوبِہِمْ مِّنْ ذِکْرِ اللہِ زَلِیۃ قُلُوبِہِمْ کا ذکر آیہ ذیل
اور دیگر آیات مبارک میں ہے وَأَمَّا الَّذِیۡنَ فِی قُلُوبِہِمْ
زَلِیۡحٌ فِیَتَّبِعُونَ مَا تُغَاۡیِبُ عَنْہُ مِنَ الْغُیۡبِ وَابْتِغَاۡ
تَاوِیۡلِہٖ الرَّآئِیۃ زِیۡنَہٗ لِّکَافُلِ رَانَ عَلٰی قُلُوبِہِمْ مَا
کَافٍ لِّیَکْسِبُوۡنَ الْاٰیۃِیۡنَ ہِیَ اُنہی امراض سے کفر لفاق
غفلت حقد غصہ کینہ حب شہوت حب جاہ وغیرہ عارضے
پیدا ہوتے ہیں ان کا علاج اَلَاذِکَرُ اللہ قطعاً القلوب
اور یَا اَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللہَ وَکُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ
اور یَا اَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللہَ وَاسْتَغِیۡذِلُوۡا بِہِ الرِّسَالۃِ
وغیرہ ذلک آیات مبارک میں واضح طور پر ارشاد فرمایا گیا ہے
تقویٰ کے بڑھنے سے درجات کا بڑھنا آئی اکھ مکہ عند
اللہ اتقاکم الآیۃ سے ظاہر ہے صوفیائے کرام کے اکثر موعظ
انتقال آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام
ہیں۔ نہ اختراعات ذاتیہ
عرض (سوال) ایک دفعہ عرض کی گئی کہ جناب مشائخ کرام
کے معمولات حلقہ ہائے ذکر باوقات مخصوصہ وغیرہ شواغل کا
ثبوت قرآن کریم اور حدیث شریف سے بھی مل سکتا ہے۔ یا
نہیں افادہ فرمایا کہ قرآن کریم اور حدیث مبارک سے اکثر
شواغل صوفیائے کرام کا پڑاؤی ثبوت ملتا ہے بلکہ یہ ثابت
ہوتا ہے کہ ان شواغل کی بنیابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم الہی
قائم کی۔ اصحاب صفہ نے انہی شواغل کے واسطے امور دنیا کو
ترک کر کے صحبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا تھا۔ او
صبح شام فیض صحبت اور حصول قرب الہی کے واسطے حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد بیٹھتے تھے اور بعض اہل تحقیق
۱۔ سورہ بقرہ پارہ ۱۷ ۲۔ سورہ زمر پارہ ۱۷ ۳۔ سورہ آل عمران
پارہ ۱۷ ۴۔ سورہ ولیم المطففین پارہ ۱۷ ۵۔ سورہ عد
پارہ ۱۷ ۶۔ سورہ توبہ پارہ ۱۷ ۷۔ سورہ مدہ پارہ ۱۷
۸۔ سورہ حجرات پارہ ۱۷

نے لفظ صوفی کی وجہ تسمیہ بھی یہی لکھی ہے کہ یہ لفظ صفہ سے ماخوذ
ہے لفظ صفی سے تغیرات السنۃ کے سبب سے صوفی
بن گیا جیسا کہ مسلم سے مسلمان سب سے توی وجہ تسمیہ یہی
ہے اس شغل کا ثبوت آیہ ذیل سے واضح طور پر ملتا ہے
وَالصّٰوِفِیُّۃُ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدْعُوۡنَ رَبَّہُمۡ بِالْخِدَآۃِ
وَالْحَشٰیۃِ یُرِیۡدُوۡنَ وَجْہَہٗ وَلَا تَعۡدُ عِندَکَ عَنْہُم
الرَّآئِیۃ، اور آیت مذکورہ بالا میں سے لفظ کو فیامع الصادقین سے
اس امر پر پوری روشنی پڑتی ہے حضرت عبداللہ ابن مکتوم کا
خاص تزکیہ نفس کے لئے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ
وسلم کے حضور اقدس میں لباز ایمان و اسلام حاضر ہوا سورہ
عبس و توی سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔ حدیث حضرت خطلہ میں
فیض صحبت اور صحبت کے موثر قوی ہونے کو حضرت سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح بیان فرمایا ہے اس حدیث کو مفصلاً
ہم نے رسالہ اسرار الصوفیہ میں کتب احادیث سے نقل کیا ہے
الفاویض باطنیہ کا ثبوت حدیث مبارک ما حسب اللہ نے
صدری صبیحہ فی صدر ابی بکر رضی اللہ عنہ میں بالکل بدیہی ہے
اہل تحقیق نے لکھا ہے کہ حضرت اویس قرنی رح جتنے میں حضور
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انی لا جلیتم
الرحمن من قبل الیمن صحابہ کرام کو بھی فرمایا کہ ان سے جا کر
میری امت کے لئے دعا کرنا باد جو اس قدر علوشان کے بسبب
عدم حصول فیض صحبت صحابہ کرام کے درجہ کو نہیں پہنچے حلقہ ہائے
ذکر کا ثبوت بہت احادیث سے ملتا ہے نمونہ کے لئے حدیث
مسلم جو مشکوٰۃ شریف باب ذکر اندر و جل و التقرب اللہ
میں مرقوم ہے مطالعہ کرنی چاہئے لایقہد قوہ مدیکر من
اللہ الاحفتم الملئکۃ الی اخر الحدیث راقی دارد

۱۔ سورہ کہف پارہ ۱۷

عَنْ خَطْلَنِ الرَّیۡحِ الْاَسِیۡرِیۡ قَالِیۡنِیۡ اَبُو بَکْرٌ قَالَ کَیۡفَ اِنۡتَ یَا
خَطْلۃُ قُلۡتَ نَافِیۡ خَطْلۃُ قَالِیۡ سَجَانَ اللہِ اَنۡتَ لَکُنۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللہِ
صَلٰی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَمٌ یَذِکُرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنۡہِ کَا نَارِیۡ عِیۡنِ فَاذِ اَخِرۡ جَانِ عِنۡدَ رَسُوۡلِ
اللہِ صَلٰی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَمٌ عَافَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوِلَادَ وَالصَّنَاعَاتِ نَسِیۡنَا کَثِیۡرًا قَالِیۡ
اَبُو بَکْرٌ اَللہُ اَنۡتَ لَکُنۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللہِ صَلٰی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَمٌ یَذِکُرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنۡہِ کَا نَارِیۡ عِیۡنِ فَاذِ
اَخِرۡ جَانِ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللہِ صَلٰی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَمٌ عَافَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوِلَادَ وَالصَّنَاعَاتِ نَسِیۡنَا کَثِیۡرًا قَالِیۡ
رَسُوۡلِ اللہِ صَلٰی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَمٌ اَلَا لَیۡسَ فِیۡہِ لَوۡ تَدُوۡنَ عَلٰی مَا تَکُوۡنُ عِنۡدِیۡ
فِی الذِّکْرِ لَصَاحۡتَ کَمۡ الْمَلَاۡئِکَۃِ عَلٰی خَرۡشَکُمۡ وَفِی طَرَفِکُمۡ وَکُنۡ یَا خَطْلۃُ سَاعَۃً
وَسَاعَۃً ثَلَاثَ مَرَّۃً رَوَاہُ سَلَمٌ مُشکوٰۃ شریف باب ذکر اللہ
عند و جل -

عدم تشدد کا فلسفہ اور اسلام

گاندھی جی کے ایک مکتوب پر تبصرہ

(انجذاب مولانا غفر الرحمن صاحب سید روپی رکن جمعیت العلماء ہند)
(سلسلہ اشاعت گزشتہ)

مکی زندگی | مکہ معظمہ کی تمام زندگی میں نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے رفقاء (صحابہ رضی اللہ عنہم) کو قرآنی تعلیم کے صرف صبر و ضبط و عفو و درگزر اور عدم تشددانہ مقادیرت و مقابلہ ہی کو جماعتی فلاح کے لئے ضروری قرار دیا اور آپ نے اور آپ کے تمام درکاروں نے اسی کو اپنا اسوۂ عمل بنایا اور مکہ معظمہ سے ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ کے ابتدائی دو بیس قوت و طاقت آجانے کے بعد بھی ان ہی اخلاقی اسلحہ کا استعمال باقی رہا۔ مدنی غیر ساموں (یہود و نصاریٰ) کے ساتھ بغیر جنگ و جدل کے ابتدائی معاملات صلح و آشتی کی روش تھی اسی حکم کی ایک فرع اور شاخ ہے۔

طاقت کے استعمال کی اجازت | لیکن مخالفوں کی معاونت و روش اور مقصد اعلیٰ کو تباہ و برباد کرنے کے ناپاک جذبہ نے حب و خوف کا صورت اختیار کر لی اور دعوت و تبلیغ کے لئے ان کی رکاوٹیں بلکہ ان کی ہستیاں مستقل خطرہ اور مملکت خطرہ بن گئیں تب اسلام نے یہ فیصلہ دیا کہ اب صبر و ضبط و عفو و درگزر اور عدم تشدد کا طریق کار آپ کے ذاتی اخلاق کی سر بلندیوں کے لئے کتنا ہی حسین اور خوبصورت شاہکار کیوں نہ معلوم ہوتا ہو۔ لیکن خالق کائنات کے نزدیک اس زبردہ عضو کی قطع و برید واجب ہے اور یہ نہ صرف اخلاق کے اس اعلیٰ پیغام کو نڈرتنہ و فساد و سوچانے کے لئے ضروری ہے بلکہ عالم انسانی کے امن عام کی منتری و بہبودی کے لئے بھی بے حد ضروری ہے اور اس لئے اپنے درکاروں کو مادی طاقت کے مقابلہ میں مادی طاقت کے استعمال کی یہ لکھ اجازت دی

اذن للذين يقاتلون بانفسهم ظالموان
الله على نصرتهم لقتل الذين الذين
اخرجوا من ديارهم بغير حق الا ان
يقولوا ربنا الله ولولا دفع الله الناس
بعضهم ببعض لفسدت السموات و
ارضها وفساد ما كن
فيها اسم الله كثير اولينهم ن الله

من ينضی لا ان الله لقوی عزیزی (الفتح)
ترجمہ جن لوگوں سے ناحق لڑائی کی جاتی ہے ان کو اس بنا پر لڑنے کی اجازت دی گئی کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے ان کو جو ناحق اپنے گھروں سے نکالے گئے صرف اس تصور پر کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے اور اگر اللہ کا لوگوں کو بعض کو بعض کے ذریعہ دیر کو نہ ہوتا تو ضرور درویشوں کے خلوت خانے اور گرجے اور یہودیوں کے صومعے اور عیسویں جن میں اللہ کا کثرت سے ذکر کیا جاتا ہے گرا دئے جاتے اور اللہ اسکی ضرورت مدد کرے گا جو اس کی مدد کرنا سہویشک الدنوت والا ہے غالب۔

وقاتلونانی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تخذلوا ان اللہ لا یحب المحدثین
ترجمہ اور اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں۔ اور اپنی طرف سے زیادتی نہ کرو بے شک اللہ حد سے باہر نکلنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔
کنب علیکم القتال وھو کھلا لکم وعسی ان نکھوا شیئا وھو خیر لکم و عسی ان یغیبوا شیئا وھو شر لکم واللہ یعلم و انتم لاتعلمون (لقہ)

ترجمہ تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے اور وہ تمہیں ناگوار ہے۔ اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو۔ اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

جہاد کا مقصد | یہ بات قابل غور ہے کہ اسلام نے جماعتی فلاح و بہبود اور امن عام کی حفاظت کے لئے جس لڑائی کی اجازت دی ہے اس کا نام تشدد جنگ یا اس قسم کا کوئی دوسرا نام تجزیہ نہیں کیا بلکہ جہاد لکھ لکھا کہ یہ واضح ہو جائے کہ ان جنگوں کا مقصد محض جنگ نہیں ہے بلکہ اصل مقصد "اعلائے کلمۃ اللہ اور اخراج عامہ کی تکمیل کے لئے جدوجہد کا ایک خاص طریقہ کار ہے اور یہی وجہ ہے کہ جب اس جنگ کا مقصد صرف طمع و دولت، دوسروں پر بے جا طاقت آفرینی اور دنیا طلبی

ہو تو وہ جہاد نہیں ہے بلکہ ناپاک جنگ ہے جو ملک و عضو رکاوٹ کھانے والی حکومت کی خاطر لڑی گئی ہے۔

عدم تشدد اور جہاد | اس تمام تفصیل و تشریح سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ تشدد یا عدم تشدد خود کوئی نصب العین یا مقصد نہیں اور نہ یہ اخلاقی

فلسفہ کی کوئی شاخ بلکہ یہ دو طریقے ہیں جو نیک اور بد دونوں مقاصد کے لئے استعمال کئے جاسکتے ہیں پس اگر مقصد نیک ہے تو جب موقع مفاد عامہ کے اعتبار سے دونوں طریقے عمل "نیک شمار ہونگے اور اگر مقصد بد اور ناپاک ہے تو اس کے لئے عدم تشدد اور اسنا بھی اسی طرح برا عمل ہے جس طرح تشدد اسنا یعنی مادی طاقت کا استعمال۔ نیز تشدد و عدم تشدد کے درمیان خیر اور شر کے تناسب کا لحاظ بھی ضروری ہے۔ مثلاً ایک فرد یا ایک جماعت فتنہ فساد کی درپے ہے اور امن عام اور حق و صداقت کے لئے مملکت خطرہ بنی ہوئی ہے۔ تو ایسی حالت میں اگر مادی طاقت (تشدد) کا طریقہ اختیار کر کے اس کو فرو کیا جائے تو بہت آسانی کیساتھ فرو چلا سکتا ہے اور اگر عدم تشدد (اسنا) کے ذریعہ اس کو ختم کرنے کی سعی کی جائے۔ تو نصف صدی صرف ہونے کے بعد کامیابی کی توقع ہو سکتی ہے تو ایسی صورت میں عدم تشدد کے طریقہ کو استعمال کرنا خیر نہیں کہلایا جاسکتا اس لئے کہ نصف صدی کے اس درمیانی حصہ میں ظالم اور فتنہ ساز کے تمام مظالم اور فتنوں کے ایک طرح وہ بھی دسمہ وار ہو گئے جو تشدد پر طاقت رکھنے اور اس کی کامیابی کے متعین ہونے کے باوجود اس سے گریز کر کے ظالم کو ظلم کی فرصت دیتے رہے اور بلاشبہ اس حالت میں مادی اسلحہ کی طاقت کا استعمال ضروری ہو جائے گا جس کو گاندھی جی تشدد کہتے ہیں۔ اور اسلام جہاد کو تعبیر کرتا ہے۔

گاندھی جی اور قرآنی رسرچ | اس تفصیلی بحث سے یہ بھی واضح ہو گیا۔ کہ گاندھی جی کی یہ رسرچ (تحقیق) کہ قرآن مجید صرف عدم تشدد ہی کی تعلیم دیتا ہے اور بس "صحیح نہیں ہے خود قرآن عزیز کی مکمل تعلیم ان کے اس دعوے کو غلط ثابت کرتی ہے۔

اس میں عفو و درگزر اور عدم تشدد کے بھی احکام ہیں جو مکی اور مدنی دونوں قسم کی صورتوں یعنی سورہ مائدہ کے رکوع (۱) اعراف کے رکوع (۱) اہل کے رکوع (۱۷) الحج کے رکوع (۱) المؤمنون کے رکوع (۵) الشوری کے رکوع (۳) اور نجاہ کے رکوع (۱) میں مفصل درج ہیں اور اس میں تشدد اور "جہاد" کے احکام بھی موجود ہیں اور اسی قرآن عزیز نے فرضیت جہاد کو بیان کرتے ہوئے یہ بھی صاف کر دیا ہے کہ مسئلہ "جہاد" یا قیام قیامت اپنی فرضیت پر قائم و دائم رہے گا۔ اور اسی طرح اخلاق

کرمیائے کے احکام، عفو و درگزر صبر و ضبط، بھی حالات و واقعات کی روشنی میں ابدی و سرمدی ہیں اور یہ کہ وہ تشدد و عدم تشدد کو طریق کار تسلیم کرتا ہے اور مقصد و نصب العین کی حیثیت نہیں دیتا۔

اور اسی لئے گاندھی جی کا یہ قول کہ غیر مسلم ہونے کی وجہ سے ان کی تفسیر ناقابل قبول ہوگی ورنہ تو وہ قرآن عزیز سے اس دعوے کو ثابت کر دکھاتے، درست نہیں ہے۔ کیونکہ اس مسئلہ کے قبول و عدم قبول کی یہ بحث مسلم اور غیر مسلم کے امتیاز سے زیادہ تعلق نہیں رکھتی۔ بلکہ قرآن دانی کے لئے جن علوم کی معلومات شرط ہے اور یہ شرط ہے اس پر قوت ہے۔ پس اگر ایک مسلم بھی ان علوم سے نا آشنا ہے تو وہ بھی یہ حق نہیں رکھتا کہ قرآن عزیز کی تفسیر کر سکے کیونکہ وہ بلاشبہ غلطی کھائے گا اور گرجی کا باعث بنے گا۔

وحی الہی میں باہمی تضاد اور مخالفت

منضاد کلام یا صاحب کلام کے نقصان عقل پر دلالت کرتا ہے یا لاجرمی و مجبوری پر تو پھر گاندھی جی کا یہ متقولہ کس قدر حیرت زان ہے کہ ان کے نزدیک خدا تعالیٰ کے احکام میں اگر ایسی مخالفت نظر آئے تو چنداں مضائقہ نہیں ہے، البتہ اس حیرت کو دور کرنے کے لئے یہی کہا جاسکتا ہے کہ گاندھی جی حقیقت کسی کلام کے ”کلام الہی“ ہونے کے صحیح تصور سے اس لئے عاجز ہیں کہ ان کی اعتقاد دی تعلیم ”وحی الہی“ کے نزول کی اس حقیقت کو قطعاً واضح نہیں کرتی جس کا اعتقاد و یقین اسلام کے معتقدات میں اسلامیت کی پہلی شرط ہے۔ قرآن حکیم باریک دہل اعلان کرتا ہے:-

افلا یبند برون القرآن و لو کان من عند غیر اللہ و جد وافیہ اختلافاً کثیراً

ترجمہ کیا وہ قرآن پر غور نہیں کرتے اور اگر وہ اللہ کے سوا کسی اور کے پاس سے آتا تو اس میں طرح طرح کے اختلافات پاتے۔

یعنی جبکہ خدا تعالیٰ عالم غیب و شہادت ہے اور قادر مطلق بھی تو پھر یہ ناممکن ہے کہ اس کے کلام میں اختلافات ہوں۔ اختلافات تو بلاشبہ جبل و نادرانی اور چپاگی و مجبوری کر پیدا ہوئے ہیں۔

قرآنی تعلیم اور سیرت رسول

اسی طرح گاندھی جی کا یہ نظریہ بھی دور از عقل و خرد ہے کہ خدا کے سچے پیغمبر اور رسول کی زندگی کے بعض واقعات

کلام الہی کی تعلیمات کے خلاف ہو سکتے ہیں میں نے جہاں تک غور کیا گا گاندھی جی کا یہ نظریہ بھی غالباً اس غلط اعتقاد پر مبنی ہے کہ خدا کے پیغمبر کی حیثیت ایک ریفارمر اور مصلح کی برابر ہے۔

کیونکہ بلاشبہ ایسا ہونا بڑا سے اور ہو سکتا ہے۔ کہ ایک ریفارمر ”مصلح“ کی تمام زندگی کے باہمی حصوں میں پوری حفاظت نہ پائی جائے۔ بلکہ بعض مرتبہ ایک دوسرے کے خلاف نظر آئیں، لیکن اسلام نے پیغمبر ”وہی رسول“ کے متعلق جو عقیدہ بنایا ہے اور جو یقیناً ایک سچے مذہب کے لئے از بس ضروری ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا کلام اور وحی الہی ایک ”قانون“ ہے اور جس نبی پر وہ کتاب نازل ہوئی ہے وہ اس کا ایک مکمل عملی نمونہ ہے تاکہ محاش و معاد کے ہر شعبہ میں قانون اور عمل کے درمیان عدم مطابقت کی وجہ سے عالم انسانی ضلالت و گمراہی میں نہ پڑ جائے اور خود نبی و رسول کی ذات بھی ”بے عملی یا کذب“ جیسی قبیح صفات سے بری اور پاک رہے اس لئے قرآن عزیز نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طغرائے امتیاز بیان کیا

لقد کان لکھ فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیومہ الآخر (احزاب) ترجمہ لاریب تمہارے لئے اللہ کے رسول میں عمدہ نمونہ موجود ہے یہ اس شخص کے لئے جو اللہ اور اس کے آخرت کے دن پر امید لگائے ہوئے ہو

اس لئے ”ریفارمر“ اور نبی کی زندگی کے درمیان اس اعتبار سے بہت بڑا تفاوت ہے جس سستی کے لئے ہوئے قانون الہی کے خلاف خود اس کی اپنی زندگی کے واقعات ہوں وہ ہرگز محصور اور دنیا کے لئے اسوہ (نمونہ) نہیں ہو سکتی۔ اور بلاشبہ وریب وہ نبی اور پیغمبر ہونے کے بھی لائق نہیں ہے یہ منصب عظمیٰ صرف اسی کو ملتا ہے جس کا ہر حرکت و سکون ”وحی الہی“ کے سانچوں میں ڈھلا ہو جو کچھ کہتا ہو اس لئے کہتا ہے کہ خدا کا فرمودہ ہے۔

وما یطق عن الہوی ان ہوا لا وحی (الحجۃ)

ترجمہ اور وہ اپنی نفسانی خواہش سے کچھ نہیں بولتا۔ وہ صرف خدا کی وحی بیان کرتا ہے اور وہ جو کچھ کرتا ہے خدا کے زیر فرمان کرتا ہے۔

و عارضیت اذ دمیّت و لکن اللہ رمی (انفال)

ترجمہ اور تم نے نہیں پھینکا جو کچھ تم نے دشمن کی طرف مٹھی بھر کر پھینکا۔ وہ تو خدا کی طاقت نے تمہارے ہاتھ سے کام کیا ہے۔

مذہب کا احترام

ان مسائل کے علاوہ گاندھی جی نے دو جملے اپنے اس مکتوب میں اور تحریر فرمائے ہیں جو قابل لحاظ ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:-

”جس طرح مجھے اپنے مذہب کا احترام ہے اسی طرح مجھے اسلام اور دوسرے مذاہب کا بھی احترام ہے“ چونکہ ہم کو ”احترام“ کے اس مسئلہ سے بھی غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے اس کو بھی واضح کر دینا مناسب ہے، اگر گاندھی جی کا اس سے یہ مقصد ہے کہ وہ اپنے مذہب کی طرح تمام مذاہب کو حق اور اس کی تمام تعلیمات کو سچا سمجھ کر اسی طرح ان کا بھی احترام کرتے ہیں جس طرح اپنے مذہب کا تو ہم اگرچہ گاندھی جی کو اس عقیدہ سے ہٹانے کا حق نہیں رکھتے لیکن ان پر یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہندو مسلم اتحاد اور سیاسیات ملکی و وطنی میں ہندوستانی ہونے کی حیثیت سے ایک قوم ہونے کے جواز کو تسلیم کرنے کے باوجود ”سلامی تعلیم“ ہرگز کسی مسلمان کو یہ اجازت نہیں دیتی کہ وہ دوسرے مذاہب کا گاندھی جی کے بتائے ہوئے معنی سے احترام کرے

اس سلسلہ میں ”اسلام کا صاف اور سادہ عقیدہ یہ ہے کہ وہ تسلیم کرتا ہے کہ دنیا انسان کی ابتداء سے خدا کی بھی ہوئی روحانی روشنی (مذہب) ایک ہی قسم کے اصولوں پر قائم ہے جس کے مجموعہ کا نام ”اسلام“ ہے اگرچہ زمانہ اور وقت کے اعتبار سے اس کے مختلف نام ہی کیوں نہ رہیں ہوں اور یہ کہ خدا کے اس نور کے لانے والے پیغمبر ہمیشہ دنیا کے مختلف گوشوں میں آتے رہے ہیں۔

وان من امۃ الا خلا فیہا نذی (ناظر) ترجمہ کوئی گروہ ایسا نہیں ہے جہاں ہماری جانب سے بری راہ سے ڈرانے والا نہ آیا ہو

منہم من قصصنا علیاک و منہم من لم نقصص علیاک (مومن)

ترجمہ ان رسولوں میں سے بعض کے واقعات ہم نے تجھے پر بیان کر دیے ہیں اور بعض کے بیان نہیں کیے۔

اس لئے مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہئے۔

لا نفرق بین احد من رسولہ (لقرہ)

ترجمہ ہم خدا کے سچے پیغمبر جوئے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان بھی راہبان لانے میں فرق نہیں کرتے

اور ان ادیان و مذاہب میں ان کے ماننے والوں کی من مانی کسرت و تفریق اور تحریف کی بدولت حب اصل سچائی معدوم ہونے لگی تو خدا نے اس کو آخری اور مکمل قانون کی شکل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ”اسلام“ اور قرآنی تعلیم کے نام سے بھیجا اور اب گذشتہ یہودیت نصرانیت، اور دیگر ممالک کے سچے مذاہب کی

تغزیہ داری سیدہ کوئی دیگر بدعتا حرام نہیں!

اس عنوان سے کئی ہزار کی تعداد میں اشتہارات طبع کرنا حزب الانصار بھیرہ کی طرف سے تمام ہندوستان میں کئی دفعہ تقسیم کئے گئے ہیں اس اشتہار سے مندرجہ ذیل اقتباس جریدہ ہدایں درج کیا جا رہا ہے (مذہبی)

صحیح تعلیم کی شکل صرف اسی "اسلام" اور قرآنی احکام میں منحصر ہے باقی سب محرت اور ناقابل قبول مذاہب ہیں۔

ان الدین عند اللہ الاسلام ومن يتبع غیاب الاسلام دنیا فلن یقبل منه (ال عمران) ترجمہ بے شک خدا کا (پسندیدہ) دین اسلام ہی ہے اور جو شخص اس اسلام کے سوا دوسرا دین تلاش کرتا ہے خدا کے یہاں وہ قطعاً نامقبول ہے۔

اس لئے "اسلام" جو خدا کی توحید میں ادنیٰ شائبہ شرک کو برداشت نہیں کر سکتا اس مذہب کے احترام کی کیسے اجازت دے سکتا ہے جس میں خدا کے لئے بیٹا یا بیٹی بخیر کیا جاتا۔ یا اسکی مخلوق کو اسی کی طرح معبود مانا جاتا ہو۔ اور اس طرح کھلے ہوئے شرک کو اختیار کیا گیا ہو۔

اسلام کہتا ہے کہ صداقت ایک ہی ہو سکتی ہے۔ اور ایک ہی ہے۔ اور جس طرح دن کی روشنی رات کی تاریکی نہیں ہو سکتی اسی طرح توحید اور شرک میں یکا رنگت ناممکن اور محال ہے۔

رواداری اور اسلام اور اگر گاندھی جی کے نزدیک اس احترام کے معنی دوسرے مذاہب کے ساتھ رواداری اور مذاہب کے مشیواؤں کے ساتھ باعزت

برتاؤ کے ہیں تو یہ عین اسلام کی تعلیم ہے اور اسلام کسی سے متاثر ہو کر نہیں بلکہ خودی بنیادی طور پر غیر مذہب اور دل آزار رویہ کو ناپسند اور ناجائز قرار دیتا ہے۔ اور رواداری کی تعلیم کا "امام" ہے بلکہ آج سے صدیوں پہلے ہندوستان کے علمائے اسلام کو صوفیائے کرام نے بعض سوالات کے جواب میں رام چندر جی کرشن جی اور جہانمادھ کے لئے یہاں تک لکھا ہے کہ ان حضرات کے متعلق ایک لفظ بھی غلات نشان نہ لکھا جائے کیونکہ ممکن ہے کہ سب خدا کی جانب سے بھیجے ہوئے ہوں اور بعد میں ان کے مقلدوں نے ان کی تعلیمات کو شرک کی تعلیمات سے بدل دیا ہو کلمات طیبات میں مرزا مظہر جانجانا رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوب اس سلسلہ میں قابل مطالعہ قرآن عزیز صاف یہ کہتا ہے۔

لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدواً وانیس علیہم (الانعام)

ترجمہ (شرکین)، اللہ کے سوا جنہوں کو پوجتے ہیں تم ان کے لئے بدگوئی نہ کرو کہ بھیرہ نامسمجھی میں عداوت کی راہ سے خدا کو گھایاں دینے لگیں

محرکہ جنگ جیسے اہم موقع عداوت میں بھی دوسرے مذاہب کے ان مشیواؤں کے ساتھ برے سلوک سے اسلام نے سختی سے روکا جو جو بیچارے مذہب کے مطابق خدا کی یاد میں مشغول ہوں، اور اسی طرح ان کے معابد کی تخریب کو بھی باز رکھا ہے۔

اور متضاد عقائد رکھنے والے اہل مذاہب کے درمیان یہی دوسرا طریقہ صحیح اور مطابق عقل ہے اور قطعاً یہی علیٰ زندگی میں کامیاب ہو سکتا ہے (البرہان)

بارگاہ رسالت کے فرامین (۱) بروایت خطیب کتاب السراج میں ہے لغت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر جو بغیر مزار کے زیارت کرے (تعاویٰ غریبہ)

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثنیٰ خوانی سے منع فرمایا (ابن ماجہ)

(۳) عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اپنے رخساروں کو پیٹے اور گریبان کو پھاڑے اور زمانہ جاہلیت کے کام کرے وہ ہم میں سے نہیں لیکن مناصن ضوب الحدود و شق الجیوب و دعی بدعی الجاہلیۃ (بخاری و مسلم)

ہم قال اذا بری من حلق و سلق (بخاری و مسلم) یعنی فرمایا میں نیزارہوں اس شخص سے جو ماتم کے طور پر بال کٹائے یا اوایلا اور نوہ کرے

۵۔ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناحۃ و المستمحة لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوہ کرنے والی اور مجلس میں جا کر سننے والی پر (البدوؤد)

امام جعفر صادق شیعہ مذہب کی کتب میں جا بجا جزع فزع کی ممانعت کی احکام و دیگر ائمہ کا فتویٰ موجود ہیں۔ ائمہ سادات نے اس مسئلہ کی تبلیغ کا حق پوری طرح ادا کر دیا شیعوں کی مذہبی کتب سے حسب ذیل فتاوے نقل کئے جاتے ہیں۔

۱۔ امام جعفر صادق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا اذا ذهب الصبر ذهب الايمان صبر صحیح دینے سے ایمان جاتا رہتا ہے (اصول کافی ص ۲۸)

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضوب المسلمین علی فخذ لا احباط الا جرح مسلمان کا ہاتھ اپنی ران پر راتم میں مارنا اس کے عمل ضائع کر دیتا ہے (فروع کافی ص ۳۳)

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس کو غسل دینے وقت حضرت علی نے فرمایا لا اذک اصرت بالصبر و نصیت عن الجزع لا فخذنا علیک ماء الشیون اگر آپ نے میں صبر کرنے کا حکم اور جزع فزع سے منع نہ کر دیا ہوتا۔ تو آج ہم آپ کی وفات پر اتار دیتے کہ رطوبت بدن خشک ہو جاتی (نہج البلاغہ ص ۱۵۷)

۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

کو آخری وصیت فرمائی "اے فاطمہ واضح ہو کہ پیغمبر کے لئے گریبان چاک نہ کرنا چاہئے اور بال نوچنے نہ چاہئیں اور اوایلا نہ کہنا چاہئے (جللاء العیون اردو جلد ۱ صفحہ ۶۶)

۵۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت وفات جناب سیدہ سے کہا "اے فاطمہ جب میں مر جاؤں۔ تو اس وقت تو اپنے بال میری مفارقت میں نہ نوچنا۔ اور اپنے گیسو پر لیٹنا نہ کرنا اور اوایلا نہ کہنا۔ اور مجھ پر نوہ نہ کرنا۔ اور نوہ کرنے والوں کو نہ بلانا، (ایضاً ص ۱۱)

۶۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہلبیت کو اپنی آخری وصیت میں یہ الفاظ فرمائے "مجھ کو نالہ و فریاد و گریہ و زاری سے آزار نہ دینا۔ (ایضاً ص ۱۱)

اسی طرح کی حدیث فروع کافی جلد دوم صفحہ ۱۱۸ پر بھی موجود ہے جس میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت وفات سیدہ فاطمہ کو فرمایا میری وفات پر منہ نہ پٹینا۔ بال نہ کھینچنا و اوایلا نہ کرنا اور نوہ نہ کرنا۔

ما تمیہوں پر امام صادق کا فتویٰ (۷) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا صبر اور مصیبت مومن کے پیش آئے ہیں۔ اسے مصیبت آ جاتی ہے اور وہ صبر کرتا ہے۔ گھر اسٹ اور مصیبت کا فرکے پیش آتی ہے اور اسے مصیبت پیش آ جاتی ہے۔ اور وہ جزع فزع کرنے لگتا ہے (فروع کافی جلد ۱ ص ۱۳) جزع کی تعریف بھی اسی جگہ امام نے فرمادی۔ فرمایا انتہائی جزع و یل و عویل کی پکار کرنا۔ منہ پر طمانچہ لگانا۔ سینہ زنی کرنا اور بال نوچنا ہے اور جس شخص نے نوہ کیا اس نے صبر چھوڑ دیا اور غیر شرع کام کیا

۸۔ جس نے قبر بنائی اور اس کی نقل تیار کی پس وہ اسلام سے نکلی گیا۔ (من لایحضرہ الفقہ فی طبعہ ایران ص ۲۳)

سیاہ لباس (۹) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سیاہ لباس و دوزخیوں کا لباس ہے امیر المؤمنین نے فرمایا ہے کہ سیاہ لباس نہ پہنو۔ کیونکہ یہ لباس فرعون کا ہے (من لایحضرہ الفقہ فی طبعہ ایران ص ۲۴)

اسم طرح فروع کافی جلد دوم صفحہ ۳۴ پر یہی حکم درج ہے۔

دعوتِ عمل

آگاہی

ترکِ ضلع میانوالی میں فوج محمدی کے شاندار فوجی کیمپ میں حضرت صاحبزادہ مولانا محمد زین الدین صاحب سجادہ نشین کالبصیرت افرور خطبہ

قوله تعالى الراحمون اليكم يا بني آدم لا تقبلوا الشيطان انه لكم عدو مبين وان عبد وهرى هذا صراط مستقيم اسی طرح سورہ اعراف میں بھی ذکر ہے فریقا ہدی و فریقا حق علیہم الضلالۃ الخم الخذل والشیاطین او کیا و تحسبون انکم محضون اگر ان تمام آیتوں کو جمع کیا جائے جن میں ان دو متضاد معانی و جماعتوں کے خواص و اعمال کا اور انکی پیمان کی نشانیوں کو ذکر کیا جائے تو مضمون اس قدر طویل ہو جائے کہ اصل مطلب کی گزارش بھی شکل ہو جائے۔ خلاصہ المرام یہ ہے کہ اس دور اتحاد و دوسریت میں جبکہ شرط سے اتحاد سیلاب کی طرح آ رہا ہو اور مذہب کی ہر عمارت کو جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مجاہدات شاقہ و ریاضات نامہ سے تعمیر فرمایا تھا نیست و نابود کر رہا ہے اور غرب زدہ و مانع اسی سیلاب کے ساتھ بہہ چاہے ہیں۔ اس عالمگیر تاریکی میں ایک ایسی جماعت کی اشد ضرورت ہے جو مذہب کی ہر عمارت کی محافظ بنے اور اس اتحاد کی تاریکی سے نکال کر لوگوں کو مذہبِ حق کی روشنی میں لائے تو دفعۃً اللہ نے اپنی ہدایت کا سورج چمکایا اور محمدی فوج جاناں مجاہدوں کو متشعل راہ ہدایت بنایا۔

آج سے ڈیڑھ سال قبل محمدی فوج کا قیام ضلع میانوالی میں ہوا۔ ایک سال کے قلیل عرصہ میں یہ تحریک ملک کے طول و عرض میں پھیل گئی۔ قارئین کے پاس نہ تو لپیٹ کی ڈھجیاں ہیں اور نہ ہی اخباری اشاعت یا دیگر وسیع ذرائع پروپیگنڈہ کے موجود ہیں۔ بائیں ہمہ ان کے قلوب ایمان اور عشق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی لازوال لغت سے مالا مال ہیں۔ خدا کی خوشنودی کا دار و مدار عشق محمدی اور پیغمبرِ فدایان محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے پر موقوف ہے۔ مسلمانوں کی ترقی کا دار و مدار ایمان اور اعتقاد و صلح پر ہے ایمان کی وہ ہر دست طاقت ہے جو ساری دنیا کو زیر کر سکتی ہو سلف صالحین کو یہ خصوصیت نہیں اپنے زمانے پر غالب رکھتی تھی۔ بلاشبہ ان کے جوصلے اپنی بے ساز و برگ عمارت کی قلت اور دشمنوں کی کثرت سے پست نہیں ہوتے تھے ان کو خدا کے وعدوں پر پورا اعتماد تھا۔ مادی آلات کی قوت کی

تحدید و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد قال اللہ تبارک و تعالیٰ واعدوا لہم ما استطعتم من قوت و من رباط الخیل ترہبون بہ عدو اللہ و عدوکم و آخرین من دولہم ترجمہ اور سر انجام کرو ان کی لڑائی کو جو پیدا کر سکوزور اور گھوڑے پالنے سے کہ اس سو رعب پڑے اللہ کے دشمنوں پر اور ہتھارے دشمنوں پر اور رکھ اور لوگوں پر سوائے انکے

آج اس جگہ محمدی فوج کا پہلا مختصر اور شاندار کیمپ منعقد ہوا ہے۔ اس منظر سے سے مقصد کسی جماعت کی مخالفت نہیں۔ اس اجتماع کا مقصد خاص اعلانِ کلمۃ اللہ اور اسلامی اصولوں کے ماتحت عسکری تنظیم ہے ہم اپنے عمل سے دنیا کو بتلادینا چاہتے ہیں کہ اگر غلبہ روئے زمین کو نصب العین قرار دیکر حبیبیہ کی مشرقی کا تخیل ملک میں سرچا موجود ہے تنظیم کی جاسکتی ہے اور اگر جب وطن کے نام پر نوجوانوں کو جمع کیا جاسکتا ہے تو ابھی مذہبِ حق پر مٹنے والو کی کمی نہیں۔ قرآن حکیم کے مذہب اور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حق و باطل، نور و ظلمت، اعمالِ صالحہ اعمالِ سیئہ کے اختلاف کے اعتبار سے اور باہم دیگر مخالفت گروہ دنیا میں ہمیشہ سے ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور جب کبھی حق و باطل کا معرکہ گرم ہوتا ہے تو ان ہی دو جماعتوں کی قطاریں ایک دوسرے کے مقابلے میں جمع ہوتی ہیں۔ حق پر مٹنے والی جماعت کو اولیاء اللہ کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔ اور باطل پر قائم رہنے والی جماعت کو اولیاء الشیطان کہا جاتا ہے قرآن پاک کی اصطلاح میں وہ تمام قوتیں جو تعلق الہی و مشیت حق و صداقت کے مخالف ہیں وہ شیطانی قوتیں ہیں اور ان میں ہر قوت اور ہر عمل شیطانی عین کا ایک منظرِ خمیت ہے۔ پس جو لوگ حق و صداقت کے راہ روشن سے ہٹ کر اعمالِ باطل کی تاریکی میں گم ہو گئے ہیں۔ اور اللہ کا رشتہ اعتصام بحبل اللہ والہ ان کے ہاتھوں میں نہیں ہو وہ خواہ کسی حال کی شکل میں ہوں حقیقت شیطانی کے ولی اور باطل کے پرستار اس کی نسل کے چاکر اور اسکی بادشاہ کے غلام ہیں۔ یہی وہ شیطانی کی ولایت اور پرورش ہے جسکے متعلق جی آدم سے ربوبیت الہی نے عہد لیا چنانچہ ارشاد ہے

یوم عاشورہ مصیبت کا دن نہیں ہے (۱۰) اصلاح الرسوم و مسائل الشیعہ مذہب شیعہ کی معتبر کتب میں لکھا ہے کہ

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: شمار نہ کرو اس مصیبت کو مصیبت جیسے صحیحہ صبر عطا کیا۔ اور خدا سے مستحق ثواب ہوا۔ بلکہ مصیبت وہ ہے جس میں صاحب مصیبت اجر و ثواب سے محروم رہے۔ جبکہ صبر نہ کرے وقت نزول مصیبت کے۔ سبحان امام کا فرض ہے جناب صادق علیہ السلام کو صادق اور امام حسین علیہ السلام کو صاحبِ حجۃ کریم عاشورہ کو مصیبت کا دن خیال نہ کریں۔

۱۱- اصلاح الرسوم بکلام المعصوم میں ہے: تقریریں کے سامنے شیرینی رکھنا حرام ہے۔ طوق و زنجیر پہننا، اور علم نکالنا۔ اور تقریریں کی طرف زیارت کو بڑھنا حرام ہے۔ ۱۲- تعزیر کو مستحب نہیں یا ستارہ روضہ اقدس فرض کر لیا گیا ہے قبرستان ہمارے مذہب میں حرام ہے۔ ۱۳

امام حسین علیہ السلام کی آخری مصیبت (۱۰) شیعہ کی معتبر کتب انارڈ البصائر میں ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام نے کر بلائے معظی میں اپنی ہمشیر

سیدہ زینب کو فرمایا: اے بن جویہ اسحق تم پر ہے اس کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ میری مصیبت مفاقت پر صبر کرو۔ پس جب میں مارا جاؤں۔ تو سر جوڑ سنہ نہ پٹینا اور بال اپنے نہ لوجینا۔ اور گریبان چاک نہ کرنا۔ اس سے زیادہ واضح دلائل اس امر کے کہ شہداء کر بلا کی مصیبت میں سر نہ پٹینا سیئہ کوئی کرنا وغیرہ ناجائز ہے اور کیا ہو سکتے ہیں۔

حسین اور نوحوان

از ابوالبیان مولانا محمد ظفر الدین صاحب مدیر الفقہات

وہ راز دانِ حقیقی تفسیرِ جاہد تقدیس کی آیتِ تطہیر سے عیاں اسلام کو جو جسے ویا دین حریت مردانہ وارڈن کیا باطل کے سامنے ہر لپٹن جسکی شجاعت کثرت کی روشن جو جسکے نام سناوسن مصطفیٰ انوحوہ نوحوان لاف جگہ گوشہ بتول ملت کو تیری سرخوئی سو فائدہ؟ باطل نے حق یہ پھیر سو لپٹا لپٹا دی جیران ہوں جس رنگ زمانہ کو دیکر

جنگدھاتی قوت ان میں جلوہ گر تھی ہم بھی اسی کے طفیل مغلوبیت سے بچ سکتے ہیں۔ لیکن خدا نخواستہ اگر اس خصوصیت سے مسلمان بے برہ ہو جائیں تو پھر مسلمان مسلمان بھی نہیں رہ سکتے اور جب اسلام ہی نہ رہا تو ترقی کی توقع کیا اور منزل کا گھر کیوں اللہ بنی اتھن وادینھم لھوا ولھبوا و غرتھم الھجرت اللہ بنی اللھوم فنسأھم کما نسأ لقاہ فی مھم ھذا و ما کافوا یا یئسنا یجحدون ہ

میرے عزیز مجاہدو! قوت و مسکت وکیل ناکامی نہیں ہے جیسا کہ مشرقی نے تذکرہ میں لکھا ہے کہ مسلمان جو برکت و مسکت مقصوب اور ضالین ہیں اور انگریز مسجود ملائکہ اور قطعی ختمی ہیں۔ ملاحظہ ہو تذکرہ عربی ص ۱۰۰۰ اللہ مار بیکہ لکھ بغفور الرحیم ان ھو بغفور الا للمغیرین النضی انین الموصین۔ سچاقت اس کے مسلمانوں کو قطعی چھٹی لکھا ہے ملاحظہ ہو تذکرہ ص ۱۰۰۰ فلا یخفی ان ھو ما فیکم من الاسلام من شیبی والنعم ھم المسلمون، اس طرح مسلمانوں کے کفر اور کفار کے اسلام کے متعلق ہزاروں حقائق ہیں اگر انہیں جمع کیا جاوے تو مکمل کتاب بن جاوے۔ الغرض اس لمحہ کے دین کا دار و مدار سلطنت اور غلبہ دنیاوی پر رکھا ہے۔ حالانکہ یہ حکم نفس ترقائی فاما الانسان اذا ما ابتلا لا ربہ تا کھو ھو لغھہ فیتقول ربی اکثر من واما اذا ابتلا لا فقد مر علیہ رزقہ فیتقول ربی اھانت کلا بل لا فکر من الیقیم اللہ کے سر امر خلافت ہو مسلمان کے لیے ہے جگہ و بے ذہنوں جب تک ان میں صحیح اسلام کی رہائی ہے تو خدا ان کی امداد کرے تا بشرطیکہ غلوں سے یہ امداد فرشتوں کے ذریعے بھی نازل ہو سکتی ہے پس میرے عزیز مجاہد انصار بھائیو! بہت نہ بڑا اور ثابت قدم رہو و دیکھو کامیابی اور کامرانی کس طرح تمہارے قدم چومتی ہے۔ آج شیطانی فتنیل تمہیں غیر کی کثرت مال و تعلیم ظاہری سے مرعوب کرنا چاہتا ہے لیکن مجاہدین حق اس قوت باطل سے کیوں ڈریں گارہوں اور محدودوں کی جمعیت خوٹ کی چیزیں ہیں اس سے جیم و سر اس کیا۔ دل میں ایمان ہے تو صرف خدا سے ڈرنا چاہئے ایمان اول اور کفار کا خوٹ کا خوٹ یہ ذوق نہیں بھی کہیں جمع ہو سکتی ہیں مسلمان کیسی افسوسناک کمزوریوں میں مبتلا ہوں اور کیسے تنزل و انحطاط منصف و مؤلزل ان پر محیط ہو کر جب وہ مقابلہ کے لئے اٹھیں گے یہ ظاہری کمزوریاں ان کو مغلوب نہیں بنا سکتیں وہ عزم و ثبات سے کام لیں گے خدا پر بھروسہ کریں گے استقلال و نفرت کے خواستگار ہونگے ایمان و عمل صالح کی طاقت سے نفس مطمئنہ کی بہت کو بڑھاتے ہوئے فنائے ابتداء و دہریت کے لئے سینہ سپر ہونگے اور اسے فنا کر کے ہی دم لینگے خواہ وہ کتنے ہی قلیل اور کتنے ہی بے نصاحت کیوں نہ ہوں۔ تاؤن الی ان کے متعلق یونہی جیلا آتا ہے کہ مجاہدین و

داعیان حق کی جماعت ابتداء ہمیشہ قلیل ہوا کرتی ہے معمولی افراد اور غریب طبقہ کے لوگ اس کے شریک عمل ہوتے ہیں جو عام نظروں میں ذلیل دکھائی دیتے ہیں ان میں یہ خصوصیت بھی نہیں ہوتی کہ جن مقتدر جہادوں کو دعوت کرنی ہو ان پر کوئی احسان کئے ہوں یا انہیں منت پذیر بنانے کے لئے چند سے یا دوٹ دئے ہوں۔ وہ اس علم فریب سے اپنے کام کو تقویت نہیں دیتے بلکہ نہایت صفائی اور سادگی سے اٹھتے ہیں اور جو کرنا ہوتا ہے کر گزرتے ہیں دعوت الی الحق جس کے لئے تمام انبیاء مبعوث ہوئے حصول جاہ و کسب مناصب کا ذریعہ نہیں ہے کہ اس نام سے اچھے عمدے حاصل کئے جائیں یا حکومت وقت کو اپنی تسلیم سے مرعوب کیا جائے یا مال و دولت میں اعنا فمقصود ہو بلکہ اس اوسے قرحن کا معاوضہ صرف اللہ پر ہے دعوت الی الحق کھیلنے موقوفہ و محل کا لحاظ میوہ ہے کہ سامعین کی طبیعت کو محظوظ کھا جائے ہر حالت میں کام کرتے رہنا چاہئے۔

میرے عزیز مجاہدو! اگر تمہارے ارادوں اور نیتوں میں خلوص رہا تو انشاء اللہ یہ چند ہزار انصار لاکھوں کی تعداد تک پہنچ جائیں گے لیکن یاد رکھنا امید کی کو اپنے دل میں ہرگز جگہ نہ دینی چاہئے سب سے زیادہ خطرناک انسان کیلئے گمراہی اور مایوسی ہے جو مصائب و آلام کا جھوم دیکھ کر اپنے دل میں پیدا کر لیتا ہے اور اسی طرح خود اپنے اناحقوں اپنے مستقبل کی نافرادی اور ناکامی کی بنیاد رکھ لیتا ہے دنیا کی تمام کامرانیوں صرف امید کے قیام پر ہوتی ہیں اسی امید ہی نے زمینوں پر قبضہ کیا ہے پہاڑوں کے اندر سے راستہ پیدا کیا ہے سمندر کی متلاطم موجوں کو مغلوب کر لیا اور جب چاہا سمندر کے کناروں کو میلوں تک خشک کر لیا پھر امید ہے جس نے مردہ قلوب کو زندہ کیا ہے بستر مرگ سے بیماروں کو اٹھایا ہے۔ دو تئوں کو کناروں تک پہنچایا ہے بچوں کو جوانوں کی تیزی سے دوڑایا ہے۔ بڑھوں کو جوانوں کے قوی اور طاقتور بنایا ہے۔

مجلس مرکزیہ
خبر انصار کی دسویں عظیم الشان سالانہ مجلس
کالفرنس
مقام جامع مسجد بھیرہ مورخہ ۱۹۵۰ء ۱۵ مارچ ۱۹۵۰ء
مطابق ۵ ذی الحجہ ۱۳۶۹ھ مورخہ ۱۹۵۰ء ۱۵ مارچ ۱۹۵۰ء
موقعہ جامعہ اسلامیہ کالفرنس مشائخ عظام اور علمائے ملت شریک ہوئے
علاوہ ازیں نوجوان محمدی کاپی بھی ہوئے جو کہ عوامی جنگ کے علاوہ اسلامی جنگی
بھی ہوئے۔ تمام نوجوانی نے اپنے اپنے کاموں میں شراکت و تعاون کیا
انہیں تمام نوجوانوں نے اپنے اپنے کاموں میں شراکت و تعاون کیا

خاکساری و باء

(از ابو القزولانا محمد بشیر صاحب کٹلوی)

ملائے مجھ کو پیغام دینا
قیامت کے قریب کھینکے مفتن
قریب دہل کے ہو گئے دو تیلے
قیامت فی ثیاب کے مطابق
میں طلب ہو رہا دو جہاں کا
نظارہ مرد و زون اور مسلمان
نظارہ خیر خواہ لیکن باطن
مطابق اس خبر کے ایک مفتن
نبوت کا چایا ڈھونگ اسنے
مسلمانوں کا جھک جھک بھی
جسے جتنی خاک ساری و زنگی
اٹھا کر اچھڑا سو یہ گھولا
پڑی انگوٹوں پر جتنی خاک سکی
اگر چہ نام اسکا مشرقی ہے
صلوۃ و صوم پر بھستی اڑا کر
کلام پاک پھر نہیں رہا ہے
رکھا ہے خاکساری نام اپنا
احادیث میر پر بھی برسا
صحابیہ اور ائمہ کو بھی کوسا
نہ اسنے اپنی بدگوئی سے چھوڑ کر
ہر دھوکہ نیک نیکو کو برا کھد
نہ کو کینکریہ دشمن ہو لوسی کا
مسلمانوں کے حق میں بنو سرورم

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً خاکساروں کی دبا سے

